

OPEN ACCESS: "EPISTEMOLOGY"

eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480

Vol.11 Issue 12December 2022

"التبیان فی علوم القرآن" کے اردو تراجم، شرح اور تلخیصات

ایک تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF URDU TRANSLATIONS,
COMMENTARIES SUMMARIES OF "AL-TIBYAN FI 'ULUM AL-
QURAN"

Shazia Manzoor

*Lecturer Lahore College for Women University, Lahore/ Ph.D
Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab,
Lahore.*

Abstract: It is a comprehensive Arabic book based on Qur'anic information and characteristics, in which the opinions of the early and late imams regarding the sciences of the Qur'an have been reviewed on an essential and somewhat extensive level. Even before this, scholars like Allama Ibn Al-Jawzi, Allama Jalaluddin Suyuti, Imam Badruddin Zarakshi, Allama Muhammad bin Ahmed bin Saeed Ibn Aqilah, etc., have done great works, but those works are a little extensive compared to him and for the Muslims of the present age. It is also very important to be aware of the hidden treasures of science and knowledge in the Holy Quran, for example, what secrets does the Holy Quran reveal about this universe, the birth of the universe, the creation of humanity, the division of atoms, the pairing of everything, the transplanting of trees by air, oxygen, and embryos. What was mentioned in the Qur'an? As well as other sciences and parables, how was the Qur'an collected? Information about famous commentaries and their styles and classes of commentators. It is reading in seven recitations and the introduction of the seven styles of recitations, as well as which recitation is accepted to us, giving

scientific answers to the doubts of the atheistic mindset, etc. All these subjects are covered in the book under consideration. Of course, this book is equally useful for every person from different walks of life. This is the reason why it was necessary to carry it over to Urdu from the Arabic language for the convenience of the students, and layman's knowledge. Many people have continued to make translations and elucidations and summarise them. Therefore, in order to take advantage of these translations it was mandatory to translate and be made palpable for use by students, teachers, and the general public.

Keywords:- Significance of Quranic sciences, principles of Qur'anic translation and recitation, compilation and the miraculous of the Quran.

تعارف مؤلف

شیخ محمد علی صابو نی معروف اشعری اور صوفی مفسر عالم دین 1930ء میں شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور انکی وفات 19 مارچ 2021ء میں ترکی میں ہوئی۔ آپکا خاندان نہایت معزز اور ممتاز علمی خاندان ہے، آپ کے والد حلب کے بڑے علماء میں سے تھے اور آپ نے دینی اور عصری دونوں علوم کو اپنے دامن میں سمیٹا۔ آپ جامعۃ الازھر، قاہرہ، اسکے بعد، سات سال تک 1955ء سے 1962ء تک اپنے ملک شام میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پھر شام کی وزارتِ تعلیم کی طرف سے آپکو سعودی عرب کے لیے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا تاکہ آپ وہاں جامعہ القرئی مکہ مکرمہ کے ”کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ“ اور ”کلیۃ التربیۃ“ میں تدریسی فرائض سرانجام دیں۔ آپ نے وہاں اٹھائیس سال تک تعلیم دی۔ پھر آپ کی علمی سرگرمیاں دیکھتے ہوئے مرکز البعث الاسلامی و احیاء التراث الاسلامی کی بعض کتب پر تحقیقی کام کے لیے آپکو منتخب کیا گیا۔ ان کی کتب کی اہمیت کی بناء پر انکے تراجم دیگر زبانوں میں مثلاً انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور اب اردو میں کیے گئے ہیں۔ آپ کی معروف تصانیف میں سے ”الموارث فی الشریعۃ الإسلامیۃ فی ضوء الكتاب والسنة“، ”صفوة التفاسیر“، ”روائعالبیان فی تفسیر آیات الأحکام“ کے نام شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبی جیسی کئی اہم کتب کی تلخیص بھی کی ہے۔

”التبیان فی علوم القرآن“ کا تعارف

یہ کتاب دراصل محمد علی صابونی کے ان دروس کا مجموعہ ہے جو کہ انہوں نے مکہ مکرمہ کی یونیورسٹی کے ”کلیۃ الشریعہ والدراسات الاسلامیہ“ کے طلباء کے لیے دئے تھے۔ پھر اسکی اہمیت کے پیش نظر مملکت العربیۃ السعودیۃ کے بعد دوسرے خطوں میں نشر کیا گیا جس سے اس کتاب کی اہمیت نمایاں ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ائمہ متقدمین و متأخرین دونوں کے علوم سے بیک وقت استفادہ کیا گیا ہے۔

”التبیان فی علوم القرآن“ جو کہ عربی زبان میں ہے اس کی طباعت کل چار دفعہ ہوئی۔ سب سے پہلے یہ 1390ھ/1970ء میں 259 صفحات پر مشتمل دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت سے شائع ہوئی۔ پھر یہی کتاب مطابع دارالقلم، بیروت۔ لبنان سے بھی طبع ہوئی۔ اسکی کل نو فصول ہیں جو کہ یہ ہیں۔ **الفصل الاول: علوم القرآن، الفصل الثانی: اسباب النزول، الفصل الثالث: حکمۃ نزول القرآن الکریم مفرقا، الفصل الرابع: جمع القرآن، الفصل الخامس: التفسیر والمفسرون،** پھر اسکی ذیلی بحث **القسم الاول: التفسیر بالروایہ، الفصل السادس: اعجاز القرآن، الفصل السابع: معجزات القرآن العلمیہ، الفصل الثامن: المفسرون من التابعین، (القسم الثانی، التفسیر بالدرایۃ (الرأی)، القسم الثالث، التفسیر الاشاری و غرائب التفسیر، فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فضل سور القرآن) اور الفصل التاسع: نزول القرآن علی سبعة احرف والقراءات المشهوره کے عنوان سے ہے۔**

اس کے بعد المکتبۃ الحقیقیہ محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے طبع دوم کے ساتھ 1401ھ/1981ء میں بھی ایک نسخہ شائع ہوا جس کے مشتملات کی ترتیب میں کچھ ترمیم کی گئی۔ اسکی فصول بندی یہ ہے۔ **الفصل الاول: علوم القرآن، الفصل الثانی: اسباب النزول، الفصل الثالث: حکمۃ نزول القرآن الکریم مفرقا، الفصل الرابع: جمع القرآن، الفصل الخامس: التفسیر والمفسرون،** **القسم الاول: التفسیر بالروایہ، الفصل السادس: المفسرون من التابعین، الفصل السابع: اعجاز القرآن، الفصل الثامن: معجزات القرآن العلمیہ، القسم الثانی: التفسیر بالدرایۃ (الرأی)، القسم الثالث: التفسیر الاشاری و غرائب التفسیر، فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فضل سور القرآن، الفصل التاسع: نزول القرآن علی سبعة احرف والقراءات المشهوره کے عنوان سے ہے۔ اس کے علاوہ یہی نسخہ بعد میں مکتبہ رشیدیہ، شیش محل روڈ، لاہور سے بھی نشر کیا گیا ہے۔**

اس کے بعد دس فصول پر مشتمل ایک تیسرا نسخہ شائع ہوا جس کا مقدمہ رجب 1408ھ میں پیش کیا گیا۔ اس میں سابقہ نسخہ پر ایک فصل ”نسخ فی القرآن“ کی بحث کا اضافہ ہوا، اس کے علاوہ ”علم اعجاز القرآن“ اور ”معجزات القرآن العلمیہ“ کی فصول حذف کی گئی ہیں۔ مزید یہ کہ اسکی فصول کی ترتیب بندی میں بھی علامہ صابونی کی طرف سے کافی ترمیم کی گئی جو کہ کچھ اس طرح سے ہے۔

الفصل الأول: التعریف بعلوم القرآن، و بیان فضائل القرآن، و آداب حملتہ و حفظتہ۔ **الفصل الثانی:** معرفة أسباب النزول، و فوائد معرفة الأسباب فی فهم آیات الكتاب، و أمثلیة ذلك۔ **الفصل الثالث:** فی حکمتہ نزول القرآن المجید مفرداً، و اختلافہ عن الکسب السماویة السابقة المنزلة جملة۔ **الفصل الرابع:** جمع القرآن العظیم فی عصر النبوة، و جمعه فی مصاحف متعددة فی زمن أبی بکر ثم فی مصحف واحد زمن عثمان۔ **الفصل الخامس:** النسخ فی القرآن الکریم، و معنی النسخ، و الحکمۃ التشریعیة من نسخ الأحکام۔ **الفصل السادس:** التفسیر و المفسرون، و انواع التفسیر بالروایة و الدرایة، و شروط المفسر لکتاب اللہ الجلیل۔ **الفصل السابع:** فی التفسیر الأشاری، و موقف العلماء منه، و الفرق بین الأشاری و التفسیر الباطنی، و غرائب التفسیر۔ **الفصل الثامن:** فی أشهر کتب التفسیر ”بالروایة و الدرایة و الأشارة“، و التعریف بمرایا کتب التفسیر۔ **الفصل التاسع:** بحث حول الترجمة القرآن العظیم، و ما یحل منها، و ما یحرم، و شروط الترجمة۔ **الفصل العاشر:** نزول القرآن علی سبعة أحرف، و القراءات السبع المتواترة، و أشهر القراء من الصحابة و التابعین۔

پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علامہ محمد علی صابونی نے اپنے اگلے دروس میں مزید اضافہ کیا جس سے یہ اب کل 11 فصول پر مشتمل صورت میں منظر عام پر آئی۔ یہ عربی متن پھر دوبارہ مؤلف کتاب کی ذاتی ترمیم کی بناء پر مکتبۃ البشری، کراچی، پاکستان سے 1431ھ/2010ء میں پہلی بار نشر ہوا اور اس کے بعد دوسری دفعہ 1432ھ/2011ء میں جدید طباعت کیساتھ منظر عام پر آیا۔ اس کے کل صفحات 236 ہیں۔ گویا آج کل یہی طباعت چہارم جدید اور حتمی ہے۔ علامہ صابونی نے اس جدید ترتیب و ترمیم کے متعلق اپنے مقدمہ میں وضاحت کر دی ہے کہ اس میں فصول کی ترتیب میں ترمیم کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس نسخے میں پہلی اور دوسری طباعت کے برعکس الفصل الحادی عشر کے تحت ”فی التنبیہ علی احادیث و ضعت فی فضل سور القرآن“ کی فصل کو الگ کیا گیا ہے جو کہ پہلے ضمنی بحث کے طور پر اصل عربی نسخہ کی فصل

”مفسرون من التابعین“ کے ساتھ ملحق تھی۔³ اس کے علاوہ علامہ تترتیم میں مناسب تبدیلی، مشکل کلمات کی حاشیہ میں توضیح، کتاب کی احادیث کی تخریج، ہر صفحہ پر نیسی اور فروعی عنوات کا اضافہ کیا گیا ہے۔⁴

کتاب کے ابتداء میں دو مقدمات کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں سے ایک مقدمۃ الطبعة الثالثة 1408ھ میں اور دوسرا مقدمۃ الطبعة الرابعة 1430ھ میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اس کی فصول کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

الفصل الأول: علوم القرآن۔ الفصل الثانی: حکمت نزول القرآن مفرقا۔ الفصل الثالث: أسباب النزول۔ الفصل الرابع: نزول القرآن علی سبعة أحرف والقراءات المشورة۔ الفصل الخامس: نسخ فی القرآن الکریم وحکمت التشریعی۔ الفصل السادس: جمع القرآن الکریم۔ الفصل السابع: التفسیر والمفسرون کے نام سے ہے جس کے ساتھ مزید یہ تین ابحاث ملحق ہیں۔ القسم الأول، التفسیر بالروایة ”المأثور“، القسم الثانی التفسیر بالدرایة (بالرأی)، القسم الثالث، التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر کے موضوعات سے ہیں۔ الفصل الثامن: المفسرون من التابعین۔ الفصل التاسع: اعجاز القرآن۔ الفصل العاشر: معجزات القرآن العلمیة۔ الفصل الحادی عشر: فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فصل سور القرآن کے نام سے ہے۔

گویا اس حوالے سے تحقیق کا اسلوب کچھ اس طرح سے اختیار کیا گیا ہے کہ اردو زبان میں اس کتاب کے تراجم و شروح اور تلخیصات کا اسی تاریخی ترتیب کے مطابق ”التبیان“ کے اصل متن کو مد نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اگرچہ تحقیق کا یہ اصول ہے کہ اصل عربی نسخے یعنی پہلی طباعت کو بنیاد بنایا جائے لیکن اس اعتبار سے دیکھا جائے تو موصوف نے وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم کی۔ جیسا کہ پہلی طباعت (1970ء) بھی اگرچہ نو فصول پر مبنی تھی لیکن انکی طبع دوم (1981ء) میں ان نو فصول کی ترتیب میں ردوبدل کیا گیا اگرچہ عربی متن کے حوالے سے یہ اصل کے مطابق بغیر کسی بحث کے حذف کیے ایک مکمل نسخہ ہے اور زیادہ تر مترجمین اور شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے بعد 10 فصول کا نسخہ شائع ہوا۔ اس میں بھی کچھ فصول کو حذف کر دیا گیا اور نئی ترتیب دی گئی۔ بعد ازاں گیارہ فصول والے نسخے کے لیے گیارہ فصول کے تراجم، شروح اور تلخیصات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

عمومی طور پر ترجمہ لکھنے کی کچھ شرائط ہوتی ہیں جن کا اہتمام بعض تراجم میں موجود ہوتا ہے اور بعض اس ضابطے سے یکساں خالی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ترجمہ کی شرائط میں سے چند یہ ہیں کہ ترجمہ کرنے والا جس لغت میں ترجمہ کرنا چاہتا ہے، اس لغت کا اور دوسری لغت کا ماہر ہو۔ دونوں لغات کے اسالیب سے بھی واقف ہو۔ ترجمہ اس طرح ہو کہ انہیں

اصل کی جگہ رکھنا ممکن ہو۔ ترجمہ نے اصل کے عام معانی اور مقاصد کا احاطہ کر لیا ہو۔ اسی طرح شرح لکھنے کے لیے بھی کچھ اسالیب ہیں مثلاً مؤلف ماہر فن اور تصنیف کا سلیقہ رکھتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور جن تصانیف کا خلاصہ مطلوب ہو تو اس کے لیے معلوماتی یا وضاحتی خلاصہ میں سے کسی ایک قسم کو عموماً اختیار کیا جاتا ہے۔

اردو تراجم کا تجزیاتی مطالعہ

1۔ التبیان فی علوم القرآن

تعارف

اسکے مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی ہیں۔ یہ ربیع الاول 1426ھ / مئی 2005ء میں پہلی دفعہ القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2- کراچی سے طبع ہوئی۔ یہ کل نو فصول پر مبنی ہے جسکی ترتیب "التبیان فی علوم القرآن" کی طبع دوم (1981ء) کے عربی نسخے کے موافق ہے۔⁵

تجزیہ

• ترجمہ سلیسا اور مفہوم کے اعتبار سے اصل عبارت کے قریب ہے جس سے دونوں متعلقہ زبانوں پر فاضل مترجم کی گرفت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسکی تائید مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے بیان سے ہوتی ہے کہ

"یہ ترجمہ رواں، شستہ اور سادہ ہے مگر مفہوم کو خوبی کے ساتھ منتقل کرنے میں کامیاب ہے۔"⁶

پھر تحریر کیا ہے کہ

"چونکہ یہ کتاب درسی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر تحریر کی گئی ہے اس لیے اس مقصد کے لیے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔"⁷

عرض مترجم کے تحت فضائل قرآن بیان کرنے کے بعد اپنے ترجمے کے بارے میں مترجم نے بیان کیا ہے کہ

"ترجمے میں کوشش کی گئی ہے کہ ان کے (علامہ صابونی) محسوسات کو آسان الفاظ میں بیان کیا جائے تاکہ اردو دان احباب کو دقت نہ ہو، نیز کتاب میں درج احادیث کی تخریج بھی کردی گئی ہے تاکہ طلبہ کو آسانی رہے۔"⁸

جیسا کہ قرآن مجید کے تدریجاً نزول کی بحث میں اصل متن میں ہے کہ

"الی آخر ما هنالک من ألوان فی التخفیف عن قلب الرسول، وتطیب نفسہ و فؤادہ"⁹

”یہ اور اس طرح کے دوسرے ذرائع سے رسول اللہ کی دل جوئی کی گئی۔ آپ کو کامیابی اور شاد کامی کی بشارت دی گئی۔“¹⁰ اب یہاں پر ”شاد کامی کی بشارت دی گئی“ کا ترجمہ محل نظر ہے۔

اسی طرح فصل ”حکمت نزول القرآن مفرقاً“ کے ایک اور مقام پر ”التبیان“ میں اس طرح سے ہے کہ
 ”المرحلة الثانية: جاء التنفير المباشر عن طريق المقارنة العملية بين شيئين: شيء فيه نفع مادي ضئيل، وشيء فيه ضرر جسسى وصحى وعقلى جسيم وفيه كذلك زيادة على الأضرار العظيمة مهلكة للانسان عن طريق وقوعه في الاثم الكبير“¹¹
 مترجم نے اسکی ترجمانی اس طرح سے کی ہے۔

”دوسرے مرحلے میں دونوں چیزوں میں عملی طور پر موجود فرق کو بیان فرما کر ان سے متنفر کیا گیا، یعنی ایک چیز میں حقیر سامادی نفع ہے اور دوسری چیز میں جسم اور عقل کا نقصان ہے۔ صحت کی تباہی ہے، اس کے علاوہ بطور گناہ انکے ارتکاب میں انسان کا ضرر عظیم اور ہلاکت ہے۔“¹²

دوران ترجمہ مترجم کا ایک اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ بعض دفعہ متن میں اضافہ اور بعض دفعہ اس میں چند الفاظ کی کمی بیشی کی گئی ہے۔ جیسا کہ نزول قرآن کریم کی بحث میں ترجمہ کرتے ہوئے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ
 ”فكيف اذا بقلب النبي الرقيق ، هل يستطيع أن يتلقى جميع القرآن دون أن يتأثر ويضطرب ويشعر بروعة القرآن وجلاله“¹³

”کہاں پہاڑ کی سختی اور کہاں نبی کی رقت و نرمی، کیا یہ ممکن تھا کہ آپ بغیر کسی اضطراب اور گھبراہٹ کے مکمل قرآن حاصل کر لیتے۔ اور قرآن کے ہیبت و جلال سے متاثر نہ ہوتے۔“¹⁴

حروف سبجہ کی بحث میں قرآن کریم کے سات حروف پر نازل ہونے کے دلائل میں روایات پیش کرتے ہوئے ایک جگہ پر ترجمہ کرتے ہوئے ان میں سے بعض اوقات الفاظ کو حذف کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت حذیفہ کی روایت یہ ہے کہ

”وفي لفظ حذيفة: فقلت يا جبريل انى أرسلت الى امه أمية فيهم الرجل والمرأة والغلام والجارية والشيخ الفانى الذى لم يقرأ كتاباً قطقال: ان القرآن أنزل على سبعة أحرف“¹⁵
 مترجم لکھتے ہیں کہ

”حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جبریل سے کہا کہ اے جبریل! میں امی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جس میں مرد، عورت، بچے اور نہایت بوڑھے شامل ہیں جنہوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی، جبریل نے کہا کہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔“

تو مترجم نے یہاں ”الجاریہ“ لفظ کا ترجمہ نہیں کیا۔¹⁶

کچھ مقامات پر اصل عربی متن کی عبارت کو حذف کر دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم کے متفرق طور پر نازل ہونے کے حوالے سے شراب اور جوا کی حرمت کا حکم سورۃ البقرہ¹⁷ میں ہوا تو اس کی وضاحت میں علامہ صابونی لکھتے ہیں کہ

”الآیة والمراد بالمنافع هنا: المنافع المادية التي كانوا يستفيدونها من وراء التجارة والبيع للخمر حيث يربحون منها، كما يربحون من وراء الميسر، وقد جمع القرآن بين الخمر والميسر في الآية الكريمة، ولا شك أن النفع في الميسر (مادی) بحت حيث ربح بعض المقامرين فذالك في الخمر - قال القرطبي في تفسيره عند تفسير هذه الآية: قوله تعالى (ومنافع للناس) أما في الخمر فربح التجارة -“¹⁸

اب اس سے متعلق مترجم نے یہ تحریر کیا ہے کہ

”یہاں منافع سے وہ مادی منافع مراد ہے جو تجارت اور شراب فروشی سے حاصل ہوتا تھا۔“ اسکی باقی عبارت ”جیٹ یربحون منها“ سے آخر تک کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد امام قرطبی کا قول کا ترجمہ موجود ہے۔¹⁹

ایک اور مقام پر سب سے آخر کی بحث میں قرآن کریم کے سات حروف پر نازل ہونے کے دلائل کے متعلق دلیل نمبر سات کی حدیث کا ترجمہ محذوف ہے۔ اگرچہ باقی دلائل مکمل پیش کیے ہیں۔ مترجم نے اسکو حذف کرتے ہوئے ساتویں حدیث کو آٹھویں اور آٹھویں کو نویں دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔²⁰ وہ حدیث مبارکہ یہ ہے۔

”سابعاً أخرج الامام أحمد بسنده عن أبي قيس مولى عمرو بن العاص عن عمرو أن رجلاً قرأ آية من القرآن - فقال له عمرو: انما هي كذا وكذا، فذكر ذلك للنبي فقال: (ان هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف، فأى ذلك قرأتم أصبتم فلا تماروا)۔“²¹

• ترجمانی میں اس اصول کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ متعلقہ اصل متن کے الفاظ کی ترتیب کم از کم وہی رہے۔ اس ضمن میں اگرچہ مترجم کی طرف سے حتی الوسع یہی کوشش کی گئی ہے لیکن بعض دفعہ ترجمہ کے الفاظ میں رد و بدل کیا گیا ہے جیسا کہ ”جمع القرآن الکریم“ کی فصل میں جمع القرآن فی الصدور کا اصل متن یہ ہے۔

”وكان الرسول يذكي فيهم روح العناية بحفظ القرآن، ويبعث الى المدن والقرى من يعلمهم ويقرئهم۔“²²

اس کا ترجمہ اس طرح دیا ہے کہ

”رسول اللہ ان کے حفظ قرآن کے باعث ان پر خصوصی لطف و عنایت فرماتے، انکو مختلف بستوں، قبائل اور شہروں میں لوگوں کی تعلیم اور تدریس کے لیے روانہ فرماتے۔“ تو یہاں پر ”شہروں“ لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔²³

• تحقیقی اسلوب کے حوالے سے آیات مبارکہ کے حوالہ جات اصل عربی متن میں درج آیات مبارکہ بمع

اعراب کیساتھ بھی درج ہیں اور کہیں مترجم نے ان کا صرف ترجمہ پیش کرتے ہوئے انکا حوالہ اور متن آیت

بعض اوقات درج کیا ہے²⁴ لیکن بعض مقامات پر جیسے علوم القرآن کی بحث میں اسکا اہتمام نہیں کیا گیا۔²⁵

• اگرچہ بعض مترجمین نے متن احادیث کے تراجم اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے لیکن علامہ ابراہیم فیضی نے

صرف ان احادیث کا جو ”التبیان“ میں شامل ہیں، انکے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، حوالہ اور متن حدیث نہیں دیا

گیا۔²⁶ لیکن بعض ایسے مقامات بھی ہیں جہاں علوم القرآن کی وضاحت میں فضائل قرآن کی بحث میں آیات و

احادیث اور دونوں کے متون نامکمل حوالہ جات کے ساتھ درج ہیں۔²⁷

• آیات و احادیث اور دیگر ماخذ و مصادر کے حوالہ جات حواشی میں درج ہیں۔ اس ضمن میں ”التبیان“ میں دئے گئے

حواشی کا اہتمام بھی مترجم نے نہیں کیا۔ جیسا کہ اصل نسخے میں ”جمع وتدوین قرآن کی بحث میں کتابت قرآن کے

طریقے کے بارے میں العسب، الخفاف اور الرقاع کی وضاحت²⁸ حاشیے میں کی گئی ہے لیکن مترجم نے اسکو

حذف کیا ہے۔²⁹ البتہ چند مقامات پر اصل کتاب کے حواشی کا مترجم نے بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ ”هل يتعدد

سبب نزول“ کی بحث میں مختلف روایات پیش کرنے کے بعد صحیحین کی رائے کو معتمد قرار دیا گیا اور اس کے

لیے ”الاتقان“ کا حوالہ حواشی میں دیا گیا ہے اور اس کا ذکر مترجم نے بھی کیا ہے۔³⁰

• طباعت کے حوالے سے آیات کو ”آیات“،³¹ اور مشہور قاری ابن عامر جن کا نام عبد اللہ لیحصی ہے تو مترجم

نے اسے ”الیحصی“، تحریر کیا ہے۔³² مزید یہ کہ پہلے اور بنیادی عربی نسخے میں تفسیر کی قسم دوم یعنی التفسیر

بالدرایۃ (الرأی) اور قسم سوم التفسیر الاشاری و غرائب التفسیر کو اسٹھویں فصل ”المفسرون من التابعین“ کے بعد

ملحق کیا گیا ہے۔³³ لیکن مترجم نے ان میں ترمیم کرتے ہوئے ان دونوں کو ”قرآن کریم کے علمی معجزات“ کی فصل کے بعد پیش کیا ہے۔³⁴

2۔ علوم القرآن

تعارف

یہ کتاب دراصل ”التبیان فی علوم القرآن“ از محمد علی صابونی کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جو کہ فاضل دارالعلوم محمد غوثیہ بھیرہ شریف سے تعلق رکھنے والے صاحب ظفر اقبال کلیار نے مرتب کی ہے۔ زیر استعمال نسخہ جس کے کل صفحات ۳۳۳ ہیں، یہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور سے جون ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ مترجم نے اس میں 9 فصول پر مبنی عربی متن جو کہ المکتبۃ الحقیقیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں دوسری بار شائع ہوا³⁵ اسکی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے۔

تجزیہ

• مترجم نے مفہومی ترجمہ کرتے ہوئے عمدہ انداز میں ”التبیان“ کے الفاظ، مفردات اور جملوں کی ترکیب اور ان کے مابین ربط کا خاص خیال رکھا ہے۔ اس حوالے سے نہایت عام فہم اور مؤثر انداز سے ”التبیان“ کا صرف ترجمہ دیا ہے اصل عربی متن کو پیش نہیں کیا گیا اور اہم نکات کی توضیح حاشیے میں مابین القوسین ”مترجم“ لکھ کر کی گئی ہے۔ مثلاً نبی کریم ﷺ کو عطا کردہ قرآنی معجزے کے متعلق حاشیے میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم کو اسکے علاوہ دیگر انبیاء کی طرح حسی معجزات سے بھی نوازا گیا³⁶ اور اعجاز القرآن کی تردید کرنے والے حضرات میں سے بالخصوص اہل صرفہ کے نقطہ نظر کی وضاحت حاشیے میں یوں کی ہے کہ

”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بالقوہ قرآن کی مثال پیش کی جاسکتی ہے لیکن بالفعل کوئی اس کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے فصحاء وبلغاء کی توجہ اس کے معارضے اور مقابلے کی طرف سے ہمیشہ کے لیے ہٹا دی ہے۔ یعنی ان میں یہ طاقت تو ہے کہ قرآن جیسی کتاب تالیف کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔ اس نظریہ کے حاملین کو اہل صرفہ کہا جاتا ہے۔“³⁷

اس کے علاوہ عقیدہ بتلیدشاہ اور مطالعہ³⁸، مقاطع اور فواصل کا مفہوم بھی حاشیے میں دیتے ہوئے یہ وضاحت کی

ہے کہ مطالعہ مطلع کی جمع ہے جس سے مراد کسی بھی نظم کا پہلا شعر ہوتا ہے اور قرآن کے حوالے سے مطلع سے مراد سورتوں کے فوارج ہیں یعنی وہ کلمات جن سے سورتیں شروع ہوتی ہیں۔ مقاطع مقطع کی جمع ہے اور اس سے مراد آیات یا سورت کے آخری الفاظ ہیں، فواصل کو بھی مقاطع کہا جاتا ہے۔³⁹

اسکے بعد یہ کہ حواشی میں درج مترجم کا ذاتی بیان کبھی تو دلائل کے ساتھ اور کبھی بغیر دلائل کے نقل کیا گیا ہے۔ البتہ اس ضمن میں غالب پہلو یہی یہ ہے کہ بغیر دلائل کے اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً سینوں میں جمع قرآن کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی تلاوت قرآن کی تعریف میں نبی کریم کا یہ فرمانا کہ تجھے تو آل داؤد کے مزامیر میں سے مزار عطا کیا گیا ہے۔ اس بارے میں ”مزار“ کا مفہوم یہ تحریر کیا ہے کہ

”مزار بانسری کو کہتے ہیں۔ حدیث میں شاید خوش الحانی کو مزار کہا گیا ہے یعنی جس طرح حضرت داؤد خوش آواز تھے آپ کو بھی اس لُحْنِ داؤدی سے حصہ دیا گیا ہے۔ مزامیر کا اطلاق حضرت داؤد کے اشعار پر کیا جاتا ہے۔ نصرانی علماء کے نزدیک یہی مذہبی اشعار ہیں جنکو اہل اسلام زبور کا نام دیتے ہیں۔ حضرت داؤد کیانے بجاتے تھے، بعض روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے حدیث میں اسی ساز کی طرف اشارہ ہو جسکو حضرت داؤد بجایا کرتے تھے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے۔ وکان لداؤد علیہ السلام مئذفة فیغنی بها ویبکی ببکی“⁴⁰۔

اگرچہ ترجمہ کا معیار کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس ضمن میں سادہ اور عمدہ الفاظ کے چناؤ کے ساتھ معنوی ترجمہ کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ تاہم اس حوالے سے مترجم کے بعض پہلو قابل غور ہیں مثلاً آٹھویں فصل میں تفسیر اشاری کو قبول کرنے کی شرائط کے بارے میں تیسری شرط کا ذکر کرتے ہوئے ترجمہ میں ایک جگہ پر اس عربی عبارت سے متعلق تحریر ہے کہ

”ألا یكون التاویل بعیداً سخیفاً لا یحتمله اللفظ“ کتفسیر الباطنیہ قوله تعالیٰ {وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ} ای أن الامام علیاً ورث النبی فی علمہ۔“⁴¹

”{وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ} اور جانشین بنے سلیمان داؤد کے“ کی تفسیر کرتے ہوئے باطنی فرقہ کے لوگ کہتے

ہیں کہ اس سے مراد حضرت علیؓ اور نبیؐ کی ذاتِ اقدس ہے۔ سیدنا علی المر ترضیٰ کرم اللہ وجہہ نبی پاک کے جانشین ہیں۔“⁴³

تو اب یہاں پر ”الا یكون التاویل بعیداً سخیفاً لا یحتمله اللفظ“ کا مفہوم ادا نہیں کیا گیا ہے۔

اسی طرح آٹھویں فصل ”قرآن کے“ علمی معجزات میں اسلامی عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے

”جاء القرآن بعقیدة سمحه صافية بیضاء تقيہ في ذات اللہ تبارک و تعالیٰ و حق رسله الکرام“⁴⁴ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ

”اسلام اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں کے بارے میں بڑا کھرا، صاف، واضح اور ہر شک و شبہ سے بالاتر عقیدہ لے کر آیا ہے۔“⁴⁵ یہاں ”اسلام“ کی جگہ ”قرآن“ کا لفظ استعمال کرنا چاہیے تھا چونکہ اصل عربی متن میں اسلام کی بجائے ”قرآن“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

• اس کے علاوہ مترجم اور مولف کے اسلوب میں ایک فرقہ بھی ہے کہ ”التبیان“ کے عربی نسخے کی فہرستِ مضامین میں صرف فصول دی گئی ہیں لیکن مترجم نے فصول کے عنوانات کے ساتھ ساتھ ان کے چند چیدہ چیدہ ذیلی عنوانات بھی درج کئے ہیں۔ البتہ دورانِ ترجمہ عربی نسخے کی ترتیب کے مطابق ہر فصل کے مکمل ذیلی عنوانات کا اہتمام کیا ہے۔

• اصل عربی متن میں درج حواشی ترجمہ میں محذوف ہیں۔

• ”التبیان فی علوم القرآن“ کے برعکس مترجم نے زیادہ تر آیات و احادیثِ معرب اور بحوالہ متن کتاب درج کی ہیں۔ نیز اس دوران احادیثِ مبارکہ کے حوالہ جات بعض اوقات معرب اور بعض اوقات ان احادیث کے تراجم کے ساتھ مابین القوسین دئے ہیں اور عربی نسخے میں عربی ماخذ کے حوالہ جات حاشیے میں دیئے گئے ہیں جبکہ مترجم نے دورانِ متن کتاب پیش کیے ہیں۔

• پیش نظر کتاب کی آٹھویں فصل میں مترجم نے ”التبیان“ کی غرائب التفسیر کے بعد ”شیعہ تفسیرات کا مفہوم“ شیعہ تفسیرات اور اس کے نمونے اور سبب تفسیرات⁴⁶ کے مباحث کو اصل عربی نسخے کے برعکس حذف کر دیا

ہے۔⁴⁷

- مترجم نے اصل عربی کتاب کے عنوان میں تبدیلی کرتے ہوئے "التبیان فی علوم القرآن" کی بجائے "علوم قرآن" تحریر کیا ہے۔
- کتابت کی طباعت کا معیار قدرے بہتر بنانے کی ضرورت ہے جیسا کہ اس میں بعض مقامات پر مثلاً "دَاوُد" کی بجائے "دَاوُد"، "لوگوں" کی بجائے "لوگو"، "عبارت" کو "عبادت"، "مورس بکائے" کو "مورس بو کائے" جیسی چند املاء کی اغلاط موجود ہیں۔⁴⁸

3۔ التبیان فی علوم القرآن

تعارف

مولانا سیف الدین صاحب اس کے مترجم ہیں جو کہ مدرس جامعہ احتشامیہ، کراچی سے ہیں اور اس پر نظر ثانی مولانا محمد عابد صاحب نے کی ہے۔ ان کا تعلق فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی سے ہے۔ یہ دارالاشاعت، اردو بازار جناح روڈ، کراچی، پاکستان، سے جولائی 2010ء میں شائع ہوئی۔

کل دس فصول پر مبنی اس نسخہ میں پانچویں فصل "قرآن کریم میں نسخ اور اسکی تشریحی حکمت" کے عنوان سے "التبیان" کی پہلی اور دوسری طباعت پر ایک فصل کا اضافہ پر مشتمل ہے۔ البتہ اس کی بقیہ ترتیب "التبیان فی علوم القرآن" کے المکتبۃ الحقیقیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں شائع کردہ دوسری طباعت کے مطابق ہے۔ لہذا اسی کو بنیاد بناتے ہوئے ترجمہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تجزیہ

- کتاب میں کالمی انداز اختیار کرتے ہوئے دائیں طرف عربی متن اور بائیں طرف ترجمہ پیش کرنا اسکی نمایاں خصوصیت ہے جو کہ قاری کے لیے سہولت کا باعث ہے۔
- ترجمہ با محاورہ، سلیس اور اصل متن کے قریب تر معنی دینے والا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دیگر تراجم کی طرح مفہومی ترجمہ کا انداز اختیار نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس میں متن اکثر و بیشتر مقامات پر مخدوف ہے ماسوائے چند مقامات کے۔ مثلاً الفصل الثامن کے آخر میں تفسیر کی تیسری قسم جو کہ "التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر" پر مبنی ہے۔ اس میں "نماذج عن تفسیر الشیخ، من تفسیرات الشیخ (الاشی عشریہ)" اور "من تفسیرات السبئیہ" کی

ابحاث اصل عربی متن⁴⁹ میں موجود ہیں لیکن مترجم نے انکو حذف کر دیا ہے⁵⁰۔ مترجم نے اس سے اگلی بحث تفسیرات باطنیہ کو پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ میں کہیں شاذ و نادر مقامات پر اصل متن کے معیار کو برقرار نہیں رکھا گیا جیسا کہ ایک جگہ پر باطنیوں کی تفسیر کے نمونے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”وانهم يخفون هذا في نفوسهم وينفتون به بين كل حين وآخر“⁵¹۔

”اور وہ انکو اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور کبھی کبھی اسکا تھوک چھینک دیتے ہیں“⁵²۔

اب یہاں پر ”کبھی کبھی اسکا تھوک چھینک دیتے ہیں“ کی بجائے یوں ترجمہ مناسب تھا کہ ”وہ ہر وقت اسکو پھونکتے رہتے ہیں“۔

- آیات مبارکہ کے متون کی بجائے انکے صرف تراجم دئے گئے ہیں اور انکے حوالہ جات کے اعتبار سے اگرچہ اصل عربی نسخہ میں حوالہ جات درج نہیں لیکن مترجم نے انکا اہتمام کیا ہے⁵³۔
- فصول کی ترتیب میں ”نسخ فی القرآن“ کی بحث کے اضافہ کی وجہ سے پہلے عربی نسخہ کے برعکس یہ ترجمہ بھی تقدیم و تاخیر کا شکار ہوا۔ اس کے علاوہ اس میں بھی مترجم نے تفسیر کی دو اقسام تفسیر بالدرایۃ اور تفسیر الاشاری وغرائب التفسیر اور قرآن کی سورتوں کے فضائل پر جو حدیثیں گھڑی گئی ہیں ان پر تنبیہ کی بحث کو ”التبیان“ کے برعکس ”المفسرین من التابعین“ کی فصل کے ساتھ ملحق کرنے کی بجائے⁵⁴ ”قرآن کریم کے علمی معجزات“ کے بعد ملحق کیا گیا ہے۔⁵⁵
- فہرست میں قاری کی سہولت کے لیے فصول بندی کے ساتھ ساتھ متعلقہ ذیلی سرخیوں کا بھی اہتمام کرنا کتاب کی خصوصیات میں سے ہے۔
- ترجمہ میں درج ”التبیان“ کے متن کے حوالے سے مترجم نسخے کی پروف خوانی سے متعلق کچھ کوتاہی کی گئی ہے۔ جیسا کہ ”متسعاً“ کی بجائے ”منتسعاً“، القراءۃ“، ”وهذا الوعد“، کو ”وهذه الوعد“، پھر ”ظل الاعتقاد“، کو ”ظلل الاعتقاد“، ”ضلال“، کو ”ضلالذ“، ”متعمداً“ کو ”متعمداً“، ”التبذیل کو ”التبذیل“، ”المفردات“، کو ”المفردات“، لکھا گیا ہے۔⁵⁶

4۔ علوم قرآن کا بیان

تعارف

مفتی محمد صدیق ہزاروی کا یہ ترجمہ 299 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ، لاہور سے 1435ھ/جون 2016ء میں نشر ہوا۔ اسکی کل نوفصول ہیں۔ انہوں نے بھی ترتیب بندی کے حوالے سے "التبیان" کی طبع دوم کو بنیاد بنایا ہے۔⁵⁷ ترجمہ کا مکمل ہونا اور اسکی فصول میں جزوی اور کلی طور پر آخر میں امتحانی مشق کے لیے سوالات کا پیش کرنا اس ترجمے کی انفرادی خصوصیات اور قارئین کے لیے افادیت کا باعث ہے۔

تجزیہ

- یہ ترجمہ با محاورہ، رواں اور مکمل ہے اور اس میں "التبیان" کے عربی متن کی بجائے صرف ترجمہ پیش کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں بعض مشکل الفاظ کے معانی الگ سے آخر میں کتاب کی فہرست میں پیش کیے ہیں جو کہ اس کتاب کی نمایاں خصوصیت ہے۔
 - مترجم نے ہر فصل کے آخر میں ذاتی اضافہ کرتے ہوئے سوالات بالخصوص درس نظامی کے طلبہ کی امتحانی مشق کے لیے درج کیے ہیں جو کہ نہایت عمدہ اور اس ترجمے کا منفرد اسلوب ہے۔ مثلاً علوم قرآن سے متعلق چند سوالات⁵⁸ اور اس کے علاوہ بعض طویل فصول میں جزوی طور پر بحث کے دوران میں بھی سوالات دئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فصل "اعجاز القرآن" میں ائمہ کرام کی آراء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ سوالات دئے ہیں۔
- قرآن پاک معجزہ (دائمی معجزہ) ہے اس کی وضاحت کریں؟ اعجاز قرآن کا معنی بتائیں؟ تحقیق معجزہ کے لیے تین امور ضروری ہیں انکی وضاحت کیجیئے؟ چیلنج کے سلسلے میں اسلوب قرآن کیا ہے؟ نیز چیلنج کی دو قسموں کی وضاحت کیجیئے؟ معجزے کی پانچ شرائط ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اعجاز قرآن کن کن امور میں ہے؟ اہل صرفہ کون لوگ ہیں اور انکا مسلک کیا ہے؟ اعجاز کے سلسلے میں علماء کی آراء پر ایک نوٹ لکھیں؟⁵⁹ اس کے بعد اسی فصل کی تفصیل پیش کرتے ہوئے وجوہ اعجاز قرآن کے بعد سے لیکر فصل کے آخر تک دوبارہ دیگر سوالات بھی درج کیئے گئے ہیں۔⁶⁰
- پھر آٹھویں فصل "قرآن پاک کے علمی معجزات" میں بھی قرآن کریم کے علوم و معارف بیان کرتے ہوئے اس کے متعلق پہلے یہ سوالات دئے ہیں۔

1- قرآن پاک کے علمی معجزات سے کیا مراد ہے؟ اور مصنف نے اس سلسلے میں کن کن امور کا ذکر کیا ہے؟ 2- جنین کے حوالے سے سائنس کیا کہتی ہے اور قرآن پاک نے کیا بتایا ہے؟ 3- معجزات قرآن میں سے ایک ایفائے عہد ہے اس کی دو قسموں کی وضاحت کیجیے؟ 4- اسلامی عقیدہ، یہودیت اور عیسائیت کے حوالے سے مصنف نے کیا بیان کیا ہے؟ 5- دلوں میں تاثیر قرآن پر کتاب کی روشنی میں ایک مختصر مضمون تحریر کریں؟ 6- قرآن پاک تناقض سے پاک ہے اس سلسلے میں مصنف نے کیا کہا ہے وضاحت لکھیں؟⁶¹

اس کے بعد قائلین صرفہ کے شبہے کا رد کرنے سے لیکر آخر تک کی بحث سے متعلق دوبارہ بقیہ سوالات پیش کیے گئے ہیں۔⁶²

• اس کے علاوہ مترجم اپنا ذاتی بیان حواشی میں درج کرتے ہیں۔⁶³ بعض اوقات اپنی رائے کی تائید کے لیے دلائل نقلیہ اور دلائل عقلیہ کو بنیادی اور ثانوی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں جو کہ تحقیقی اسلوب کے اعتبار سے ایک عمدہ پہلو ہے۔ مثلاً علو مقررآن کی پہلی فصل میں مقصد نزول قرآن کی بحث میں ”مصحف“ کا مفہوم اس طرح پیش کیا ہے کہ

”مصاحف، مصحف کی جمع ہے اور مصحف (میم پر تین حرکات جازز ہیں) مجلد کتاب کو کہتے ہیں۔ 12 (ہزاروی)

“،⁶⁴

پھر کیا سبب نزول متعدد ہو سکتے ہیں؟ اس پر بحث کرتے ہوئے حضرت ابراہیم کے والد کے نام کا تعارف حاشیے میں اس طرح سے پیش کیا ہے کہ

”آذر آپ کا چچا تھا آپ کے والد کا نام تاریخ تھا۔ البدائیہ والنہایہ میں ہے ابراہیم خلیل الرحمن هو ابراہیم من تاریخ۔ ولما کان عمر تاریخ خمسوسبعین سنة ولیلة ابراہیم البدایہ والنہایہ جلد اول ص 13-140۔“⁶⁵

اسی طرح اسی سے آگے کیا سبب نزول متعدد ہو سکتے ہیں؟ اس میں شریعت میں کچھ اصول مرتب کیے گئے ہیں جیسے ایک اصول یہ ہے کہ اگر اس واقعہ یا آیت سے متعلق صحیح روایات میں موافقت ممکن نہ ہو تو اسے نزول کے تعدد و تکرر پر محمول

کیا جائے گا۔ اس لئے کہ دونوں کے درمیان بعید مدت ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیت مبارکہ کے بارے میں تین روایات نقل ہوئی ہیں۔

”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ“⁶⁶

”نبی کو اور دوسرے مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس بات کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔“

جن میں سے ایک صحیحین میں درج نبی کریم کا اپنے چچا ابوطالب کے لیے مغفرت کی دعا طلب کرنے کی روایت ہے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو دوسری طرف امام ترمذی نے حضرت علی سے جو روایت کی ہے کہ ایک شخص اپنے مشرک والدین کے لئے مغفرت کی دعا طلب کر رہا تھا تو دلیل میں اس نے حضرت ابراہیم کی اپنے مشرک والدین کے لیے دعا طلب کرنے کا ذکر کیا اس بات کا تذکرہ جب نبی کریم کے سامنے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد ایک تیسری روایت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے اپنی والدہ کی بخشش کے لیے انکی قبر پر دعا کے لیے اجازت طلب کی لیکن آپ کو اجازت نہ دی گئی اور اس پر اس آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔⁶⁷ علامہ سیوطی نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ ان احادیث کے درمیان تعدد نزول کیساتھ موافقت پیدا کی جائے گی۔⁶⁸

اب اس کی تیسری روایت کی وضاحت حاشیے میں مترجم نے بنیادی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے اس طرح کی ہے کہ ”حضور کے والدین مومن تھے دعا سے اس لیے روکا گیا کہ استغفار مواخذہ کی فرع ہے اور جسے دعوت نہ پہنچی اس کا مواخذہ نہیں۔ لہذا استغفار کی حاجت نہیں۔ (الفتح الربانی مسند احمد بن حنبل۔ جامع ترمذی ج 8 ص 159)۔ پھر مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ آیت کریمہ ابوطالب کے لیے استغفار کے حوالے سے نازل ہوئی۔ (تفسیر قرطبی جلد 7 ص 30-31)۔⁶⁹

اسی طرح ثانوی ماخذ کے حوالے سے یہ مثال ہے کہ ”مکابوس“ کا مفہوم بیان کرنے کے لیے مترجم نے ”المنجد“ کا حوالہ دیا ہے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ

” (قابوس ایک قسم کی بیماری جس میں انسان نیند کی حالت میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ کوئی چیز اس کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ (المخبر 800) 12 ہزاروی)۔“⁷⁰

- دیگر تراجم کے برعکس عنوان کو تبدیل کرتے ہوئے خود سے نیا عنوان ”علوم قرآن کا بیان“ دینے سے بھی اس موضوع کی مزید اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔
- اس ترجمے میں بھی تحقیقی معیار کو مکمل طور پر اختیار نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کے حوالہ جات میں کبھی صرف حدیث کی کتاب کا نام⁷¹، اور کبھی ساتھ جلد اور صفحہ بھی درج کیا ہے۔ اسی طرح دیگر ماخذ میں بھی بعض اوقات صرف کتاب کا نام مثلاً ”مناہل العرفان“ یا ”طبرانی“ لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔⁷² پھر ”مناہل العرفان“ کا صفحہ دیا ہے جلد نہیں دی گئی۔⁷³ علاوہ ازیں ماصل عربی متن میں شامل آیات مبارکہ جو کہ نامکمل صورت میں ہوتی ہیں تو مترجم نئے میں انکو مکمل متن آیت اور ترجمہ کیساتھ پیش کیا ہے۔⁷⁴

- طباعت کا معیار نسبتاً عمدہ ہے البتہ کہیں کہیں ”لزلر کلی“ کی بجائے صرف ”لزلر کل“، ”منہج“، ”کو“ ”مہج“، ”طبقات“، ”کو“ ”طبقات“، ”بلغ کو بلغ“ جیسی تغلیط پائی گئی ہے۔⁷⁵

5۔ التبیان فی علوم القرآن

تعارف

زیر نظر کتاب دراصل ”التبیان فی علوم القرآن“ کا اردو ترجمہ ہے جو کہ مولانا محمد سجاد نے تحریر کیا ہے۔ 11 فصول پر مبنی یہ نسخہ مکتبہ رحمانیہ اقرانسٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوا جسکے کل صفحات 380 ہیں۔ اس کا سن اشاعت نامعلوم ہے۔ ”التبیان“ کا یہ ترجمہ دراصل مکتبۃ البشری⁷⁶ سے شائع کردہ 236 صفحات پر مشتمل طبع چہارم اور جدید طباعت کے موافق ہے۔

تجزیہ

- مترجم کا اسلوب تحریر یہ ہے کہ پہلے ایک پیرا گراف کی صورت میں عربی متن، پھر اس کا ترجمہ اور آخر میں ”حل اللغات“ کے تحت مشکل الفاظ کے معنی پیش کیے ہیں۔ اس دوران بعض اوقات ان مفردات کی لغوی اور نحوی

تشریح مثلاً ابواب ثلاثی مجرد یا ابواب ثلاثی مزید فیہ کا تذکرہ، اسم الفاعل وغیرہ کا ہونا⁷⁷، تذکیر و تانیث، واحد و جمع وغیرہ ہونے سے متعلق ذکر کیا جاتا ہے۔

• کتاب کا ترجمہ اصل عربی نسخے میں درج علامہ صابونی کے ماسوائے دو مقدمات، مقدمۃ الطبعة الثالثة اور مقدمۃ الطبعة الرابعة کے ایک مکمل ترجمہ ہے جس میں با محاورہ ترجمہ کرنے کی بجائے محض ترجمانی کی کوشش کی گئی ہے۔

• "التبیان" کے عربی متن کے برعکس کتاب ہذا میں درج عربی متن پر اعراب لگانا اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت ہے اور قارئین کے لیے سہولت کا باعث ہے۔

• یہاں یہ تشنگی دور کرنے کی ضرورت ہے کہ فہرست مضامین میں اگرچہ 10 فصول کا ذکر ہے لیکن یہ ترجمہ مکمل طور پر 11 فصول پر ہی مبنی ہے۔⁷⁸

• حوالہ جات کا معیار تحقیق یکساں نہیں ہے۔ جیسا کہ آیات مبارکہ کے حوالے سے غالب پہلو یہ ہے کہ مترجم نے دورانِ متن "التبیان" میں درج آیات مبارکہ کے حوالہ جات تو دئے ہیں لیکن احادیث مبارکہ کے لیے زیادہ تر ان احادیث کے اصل عربی متن کے مطابق حوالہ جات درج نہیں کئے مثلاً بعض دفعہ انہیں حذف،⁷⁹ کہیں نامکمل⁸⁰ اور کہیں پر "التبیان" کے مطابق حوالہ جات دئے ہیں۔⁸¹

اسی طرح اصل کتاب میں درج آیات مبارکہ کے کہیں انکے متون اور تراجم دونوں اور کہیں صرف متون آیات اور بعض دفعہ صرف متعلقہ آیات کا ترجمہ ہی دیا ہے۔⁸²

• پھر ائمہ کرام کے اقوال سے استدلال کرتے ہوئے اصل عربی متن کے حوالہ جات کے لیے مترجم نے یکساں اسلوب اختیار نہیں کیا۔ کبھی "التبیان" کے مطابق اور کبھی اس کے بغیر انکے اقوال درج کئے ہیں۔ اسی طرح کہیں اصل کے برعکس ان ائمہ کرام کی آراء نامکمل حوالہ جات کے ساتھ بھی درج ہیں۔⁸³ مترجم نے علامہ صابونی کی "حواشی" میں توضیح اور حوالہ جات کو کہیں کہیں نظر انداز کیا ہے۔⁸⁴

• ترجمہ کرتے ہوئے عموماً ضمائر کا خیال نہیں رکھا جاتا لیکن مولانا محمد سجاد نے اکثر و بیشتر مقامات پر اصل متن میں پائے گئے ضمائر کو مد نظر رکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکوان دونوں زبانوں اور انکے اسالیب سے

واقفیت ہے۔ جیسا کہ گیارہویں فصل "فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فضل سور القرآن" کے ایک مقام پر اصل عربی عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

"ذلك؛ لأن الله تعبدنا بألفاظ القرآن، ولم يتعبدنا بغيره من الكلام." 85

"اس لیے کہ اللہ نے ہمیں قرآن کے الفاظ کا پابند بنایا ہے کسی دوسرے کلام کا ہمیں پابند نہیں بنایا۔" 86

• دوران ترجمہ کہیں کہیں کچھ الفاظ اور سرخیاں محذوف ہیں جیسا کہ "اعجاز القرآن" کی بحث میں وجوہ اعجاز میں "الأسلوب البدیع" 87، "الأسلوب العجیب" 88، اور "الاعجاز الرابع" 89 سرخیوں کو مترجم نے حذف کیا ہے۔ البتہ اس کے بعد والی مکمل دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ترجمہ کرتے ہوئے کہیں تو بعض الفاظ میں تقدیم و تاخیر کی گئی ہے اور کہیں عربی متن کے بعض الفاظ کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔ مثلاً پہلی فصل میں "متی ابتداء نزول القرآن" کے آغاز میں تحریر کیا ہے کہ

"كان بدء نزول القرآن الكريم في السابع عشر من رمضان لأربعين سنة" 90

اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ "رسول اللہ کی زندگی کے چالیس سال گزرنے پر قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی۔" 91 اب اس میں "فی السابع عشر من رمضان کا ترجمہ" نہیں کیا گیا۔ اسی طرح حکمت نزول قرآن کے بارے میں ہے کہ

"فمن الحكمة نسخه وتبديله بحكم يوافق الوقت الآخر" 92

"تو حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ ایسے حکم کے ساتھ تبدیل یا منسوخ ہو جائے جو اس وقت کے موافق ہو۔" 93

تو اب یہاں پر تبدیل کو منسوخ کے بعد ہونا چاہئے تھا۔

بعض اوقات اصل عربی متن کے الفاظ ویسے ہی بغیر ترجمہ کئے درج کر دئے ہیں ان کا ترجمہ اگر کر دیا جاتا تو زیادہ مناسب تھا۔ مثلاً گیارہویں فصل میں "کیا قرآن میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں؟" تو اس میں اختلافات پیش کرنے کے بعد ترجیح کی بحث میں ایک جگہ "الحجج الدامغة القوية" 94 کو مترجم نے "حجج دامغة قوية" ہی تحریر کر دیا ہے۔ 95

مصحف صدیقی کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے چوتھی خصوصیت کے نکتے کا اصل عربی متن تبدیل ہے۔ اصل عربی نسخے میں ہے کہ

"شمول المصحف للقراءات یلہجون بالثناء العاطر علی ابی بکر الصدیق حیث حفظ القرآن الکریم من الضیاع، وذلك بتوفیق من الله عزوجل، ومدد من عنده۔"⁹⁶

اب اسکو مترجم نے یوں پیش کیا ہے۔

"شمول المصحف للقراءات السبع التي نقلت بالنقل الثابت الصحيح۔"⁹⁷ اسی طرح اسی سے

آگے "وهذه المزايا جعلت الصحابة" کے الفاظ بھی اصل متن پر زائد ہیں۔⁹⁸

پھر اصل عربی نسخے میں پہلی فصل "علوم القرآن" کی آخری بحث جو کہ قتال، شراب اور کھانے کے بارے میں نازل ہونے والا ابتدائی حکم سے متعلق ہے اس کے تیسرے نکتے کے تحت عربی نسخے میں ایک جگہ عبارت کا فرق پایا گیا ہے۔ علامہ صابونی یوں رقمطراز ہیں کہ

"التي نزلت بها أحكام القرآن، وهي مما ينبغى وهذه أوائل مخصوصة ببعض الأحكام

التشريعية معرفته: ليقف الإنسان على سر التشريع الإسلامي الدقيق۔"⁹⁹

مترجم نے اس بارے میں اس طرح متن دیا ہے کہ

"وهذه أوائل مخصوصة ببعض الأحكام التشريعية التي نزلت بها أحكام القرآن، وهي مما

ينبغي معرفته ليقف الإنسان على سر التشريع الإسلامي الدقيق۔"¹⁰⁰

- طباعت کے حوالے سے کچھ پہلو قابل توجہ ہیں مثلاً "بالحدیث" کی جگہ "الحدیث"؛ "الحفاة" کو "الحفاة"؛ "المنار" کی جگہ "المفتاح"؛ شفاء کو "شفاء"؛ "نفلًا" کو "تقبلاً" لکھا ہے۔ اس کے علاوہ "تنسخ" کی بجائے "نسخ"؛ "کالحنمر" کو "الحنمر"؛ "ناقق" کو "ناقق"؛ "یسند بر" کی بجائے "یسندیر"؛ تحریر کیا گیا ہے۔¹⁰¹ اسی طرح اعراب کے اعتبار سے متن میں بعض مقامات پر فتح کی جگہ کسر اور کسر کی جگہ فتح لکھا ہے۔¹⁰² اس کے بعد اکثر مقامات پر اصل متن کے لفظ "إِنَّ" کو "أَنَّ" اور "أَنَّ" کو "إِنَّ"؛ تحریر کیا ہے۔¹⁰³

6۔ التبیان فی علوم القرآن

یہ کتاب "التبیان فی علوم القرآن" از استاد محمد علی صابونی کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جو کہ اختر فتح پوری کی نہایت عمدہ کاوش ہے۔ 316 صفحات پر مبنی یہ نسخہ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوا۔ سن اشاعت نامعلوم ہے اور اسکی نظر ثانی ابن سرور محمد اویس نے کی ہے۔

تجزیہ

- مترجم نے اس میں 9 فصول پر مبنی "التبیان" کے المکتبۃ الحقیقیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں دوسری بار شائع کردہ نسخہ کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے۔ جیسا کہ اس میں 9 فصول ہیں اور 1970ء کے شائع کردہ پہلے عربی نسخہ کے برعکس اس میں "معجزات القرآن العلمیہ" کے ساتھ تفاسیر کی بقیہ دو اقسام "التفسیر بالدرایۃ اور التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر" اور "فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فصل سور القرآن" کو ملحق کیا گیا ہے جبکہ "التبیان" میں یہ ابحاث الفصل الثامن "المفسرین من التابعین" کے آخر میں درج ہیں۔¹⁰⁴
- مترجم اختر فتح پوری نے کالمی صورت اختیار کرتے ہوئے دائیں کالم میں "التبیان فی علوم القرآن" کا عربی متن اور بائیں کالم میں اس کا ترجمہ دیا ہے جو کہ اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے اور اسکی بدولت عربی متن اور ترجمہ دونوں بیک وقت قاری کی سہولت کا باعث بن سکتے ہیں۔
- تحقیقی پہلو سے احادیث مبارکہ اور دیگر بنیادی ماخذ و مصادر کے نامکمل حوالہ جات اصل عربی نسخے کے موافق حاشیے میں دیئے گئے ہیں۔
- جہاں تک ترجمہ کے معیار کا تعلق ہے تو مترجم نے اصل عربی متن کے الفاظ اور معنی دونوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے باحاورہ اور سلیس ترجمہ کیا ہے۔ دورانِ بحث اصل عربی متن کے الفاظ، مفردات، جملوں اور ترکیب میں اسطرح باہمی ربط پایا جاتا ہے کہ اصل کتاب کا معنی و مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مترجم کو اردو اور عربی دونوں زبانوں کے خصائص اور اسالیب پر عبور حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کرتے ہوئے علم الصرف کے پہلو سے یہ ترجمہ "التبیان" کے معانی و مقاصد کو احسن اور کامل طریقے سے پورا کرتا ہے لیکن چند شاذ و نادر مقامات پر اصل عربی متن سے موافقت کے باوجود کچھ پہلو تشہ رہ گئے ہیں۔ مثلاً آٹھویں فصل "قرآن میں علمی معجزات" پر بحث کرتے ہوئے ایٹم کی تقسیم کے متعلق آیت قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے

اصل عربی متن کے الفاظ کو پوری طرح پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ اس حوالے سے ”وفی قولہ (ولا فی السماء) بیان بأن خواص الذرات فی الأرض ہی نفس خواص الذرات الموجودة فی الشمس والنجوم والكواكب“¹⁰⁵ کا ترجمہ کرتے ہوئے ”کواکب“ کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ مترجم نے اس بارے میں یوں بیان کیا ہے کہ:

”اور ولانی السماء میں یہ بیان ہے کہ زمین میں پائے جانے والے ایٹموں کے خواص وہی خواص ہیں جو آفتاب اور ستاروں میں موجود ہیں“۔¹⁰⁶

• جہاں تک مترجم اور مولف کے اسلوب میں فرق کی بات ہے تو مترجم نے زیادہ تر غیر معرب آیات بحوالہ دی ہیں جبکہ اصل عربی نسخہ میں آیات معرب اور بحوالہ درج ہیں۔ نیز فصول ہندی کی فہرست میں ذاتی طور پر عناوین کا اضافہ کیا گیا ہے۔

• کتاب ہذا کی آٹھویں فصل ”معجزات القرآن العلمیہ“ میں غرائب التفسیر کے تذکرہ کے بعد ”تفسیر شیعہ کے نمونے“ اور ”من تفسیرات

الشیعیۃ (الاثنی عشریۃ)“ اور ”تفسیرات السبئیۃ“ کی بحث کو حذف کر دیا ہے¹⁰⁷ جبکہ عربی نسخہ میں یہ دونوں مباحث موجود ہیں۔¹⁰⁸

اردو شروع کا تجزیاتی مطالعہ

1۔ نسیم البیان

تعارف

یہ ضخیم کتاب ”التبیان فی علوم القرآن“ از استاد محمد علی صابونی کی اردو شرح ہے جو کہ فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان، محمد آصف نسیم جھنگ شہری کی تحریر کردہ ہے۔ 672 صفحات پر مبنی یہ ضخیم کتاب 2005ء میں المیزان ناشران و تاجران کتب، الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور سے نشر کی گئی۔ 10 فصول پر مشتمل اس کتاب میں شارح نے ”التبیان فی علوم القرآن“ کے اصل عربی نسخہ جو کہ پہلی بار 1970ء میں شائع ہوا اس پر ایک فصل ”قرآن کریم میں نسخ اور اس کی تشریحی حکمت“ کا اضافہ کیا ہے۔ ہے۔ راقمہ نے اسی ابتدائی عربی نسخے¹⁰⁹ کو بنیاد بناتے ہوئے شرح کی ترمیم و ترکیب کا جائزہ پیش

کیا ہے۔

تجزیہ

- یہ شرح اس لحاظ سے بہت عمدہ ہے کہ اس میں متعدد دیگر اباب علم و دانش کی نگارشات کو توضیح و تشریح کے عنوان کے ساتھ شامل کر کے کتاب کی افادیت کو دوچند کیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت کی بدولت اس کو دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ کالجوں اور یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ بلکہ عام پڑھے لکھے دوستوں کیلئے بھی خاص افادیت حاصل ہے۔
- اگرچہ اس کی دس فصولیں لیکن ”نسخ فی القرآن“ کی بحث کے علاوہ باقی نو فصول کے مشتملات و مندرجات کی داخلی ترتیب ”التبیان“ کی طبع دوم ”(1981ء) میں شائع کردہ عربی نسخے کے مطابق ہے۔¹¹⁰ نیز آخر میں دوران شرح استعمال ہونے والے چند ”مصادر و ماخذ“ کی فہرست بالترتیب حروف تہجی کا اہتمام شارح کا اصل متن پر ذاتی اضافہ ہے۔
- جہاں تک اس شرح کے اسلوب و منہج کا تعلق ہے تو فصول کی طویل ترین فہرست مضا مینمجمع ذیلی سرخیوں درج ہے۔ شارح ترجمہ اور شرح کو نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کرتے ہوئے پہلے الاستاذ الصابونی کی عبارت نقل کرنے کے بعد ”لغات“ کے عنوان سے المفردات اللغویہ کے تحت عربی الفاظ کے معنی و مفہوم بیان کرتے ہیں۔ پھر ”التبیان“ کا ترجمہ اور اس کے بعد ”توضیح“ کے عنوان سے ذیلی سرخیوں کے ساتھ متعلقہ موضوع کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ اس دوران زیادہ تر حوالہ جات شرح کے دوران اور بعض اوقات حاشیے میں تحریر کئے ہیں۔
- شارح نے بیانیہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے دلائل نقلیہ و عقلیہ کے تحت مباحث علوم قرآن کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے۔ نیز اس ضمن میں کہیں کہیں اہم نکات اور اپنے ذاتی موقف کی وضاحت حواشی میں یادوران شرح ما بین القوسین ”نسیم“ لکھ کر کی ہے۔ مثلاً ساتویں فصل ”مفسرین تابعین کے بیان میں“ مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؓ کا تعارف کراتے ہوئے ان کے متعلق بیان کردہ اس حدیث ”قال احمد بن حنبل: قتل الحجاج سعیداً و ما علی وجه الارض أحد الا و هو مفتقه الی عمّله“ ”یعنی حجاج نے حضرت سعید کو اس

وقت قتل کیا جب روئے زمین کا ہر آدمی ان کے عمل کا محتاج تھا۔" تو یہاں مذکور لفظ "عملہ" کی بجائے شارح کے نزدیک "علم" ہونا چاہیے، کیونکہ سیاق کلام بھی اسکی تائید کرتا ہے لیکن اس کا ترجمہ کرتے ہوئے بقول شارح "التبیان" میں بیان کردہ لفظ کی ہی رعایت کی گئی ہے۔¹¹¹

- "التبیان" کے متن کا ترجمہ کرتے ہوئے اکثر و بیشتر معرب آیات بجمع تراجم بحوالہ اور کسی مقام پر صرف انکے تراجم بحوالہ درج کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ شرح جن آیات سے استدلال کیا گیا ان کو بھی معرب بجمع تراجم بحوالہ دیا گیا ہے اور اس شرح کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شارح نے ان آیات کے تراجم بھی بحوالہ درج کئے ہیں جیسا کہ اس ضمن میں تفسیر عثمانی، سے بکثرت استفادہ کرنا سرفہرست ہے۔
- "التبیان" میں درج احادیث کے نامکمل حوالہ جات اصل عربی متن کے مطابق بعض دفعہ حاشیے میں اور بعض مرتبہ "التبیان" کا ترجمہ کرتے ہوئے دورانِ متن کتاب نقل کئے ہیں لیکن شرح کرتے ہوئے علامہ صاحب نے بکثرت احادیث معرب اور ترجمے کے ساتھ بحوالہ نقل کی ہیں اور اس ضمن میں آیات کی طرح احادیث کے تراجم بھی حوالہ جات سمیت درج کرنا اس شرح کی منفرد خصوصیت ہے۔
- اس ضمن میں بنیادی اور ثانوی دونوں ماخذ کو مد نظر رکھا گیا تاہم جن ماخذ سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے ان میں سرفہرست "علوم القرآن" از مولانا محمد تقی عثمانی، "تفسیر مظہری"، "معارف القرآن" از مفتی محمد شفیع، "تفسیر عثمانی" از شبیر احمد عثمانی اور "تفسیر حقانی" شامل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر ماخذ یہ ہیں۔ "تہذیب الأسماء" از علامہ نووی "طبقات الکبریٰ" لابن سعد، "حسن البیان فی تفسیر القرآن" از سید فضل الرحمن، "ائمہ تلبیس"، "الخصائص الکبریٰ"، "ملائی رسائل فی اعجاز القرآن"، "الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ"، "تہذیب التمدن" پر اسلام کے اثرات و احسانات" از مولانا ابوالحسن علی ندوی، "العلم والعلماء" از علامہ ابن عبدالبر، مترجم مولانا عبدالرزاق بلخ آبادی، "دراسۃ الکتب فی ضوء المعارف الحدیثیہ" شامل ہیں۔
- متعدد ماخذ و مصادر سے استفادہ کرنے کے باوجود کتاب ہذا میں پیش کردہ "مصادر و مراجع" کی فہرست میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا اگر وہاں بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ تحقیقی اسلوب کے اعتبار سے افادیت و اہمیت کا باعث ہوتا۔ مثلاً "تبارخ القرآن" از عبدالصمد صام، "تہذیب التذیب"، "مذکرۃ الحفظ" اور "حلیۃ الأولیاء" سے

استفادہ کیا گیا ہے لیکن "مصادر و مراجع" کی فہرست میں ان کا تذکرہ نہیں ملتا۔¹¹² اسی طرح "الاتقان فی علوم القرآن" سے استدلال متعدد بار کیا گیا ہے لیکن "مصادر و مراجع" میں اسے حذف کر دیا ہے۔¹¹³

2۔ اللعان شرح اردو التبیان

اس کا ترجمہ و تفسیل شیخ ولی خان المظفر، سابق استاذ حدیث و تفسیر جامعہ فاروقیہ کراچی نے کیا ہے اور اس پر ضبط تحریر و حواشی کا کام مولانا سید عطاء الرحمن بخاری استاذ جامعہ فاروقیہ، کراچی نے کیا ہے۔ 341 صفحات پر مشتمل یہ نسخہ مکتبہ لدھیانوی، 18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی نے پہلی دفعہ جنوری 2013ء میں نشر کیا ہے۔ یہ شرح مکتبہ البشر کی طرف سے چوتھی بار شائع کردہ نسخے کے مطابق 11 فصول پر مبنی ہے۔¹¹⁴ اس ترجمے کی وجہ تالیف کے متعلق شیخ ولی خان المظفر کا ذاتی بیان یہ ہے کہ

"ایک موقع پر حضرت صدر وفاق کی معیت میں عمرے کی سعادت نصیب ہوئی، ہم نے مطاف میں شیخ صابونی صاحب سے انکی مخصوص نشست گاہ میں ملاقات کی، کتاب کی ترتیب اور دیگر متعلقہ امور پر کچھ معروضات گوش گزار کر دیں، انہوں نے فرمایا "افعل یا بنی ثم ارنیہ" چنانچہ واپس آکر ہم نے نئی ترتیب کا مکمل خاکہ بنا کر حضرت مولانا مزمل سلاوٹ استاذ فاروقیہ، کراچی کی گراں قدر خدمات حاصل کیں، انہوں نے شبانہ روز عرق ریزی کر کے مطلوبہ معیار سے بھی بہتر ترتیب دیکر کتاب تیار کی، جو مکتبہ البشریٰ سے چھپ کر کر منظر عام پر آئی۔"¹¹⁵

تجزیہ

اسکی ابتداء میں، پیش لفظ، شیخ محمد علی صابونی کے 3 مقدمات، مقدمہ ہماز مصنف (1370ء)، مقدمہ طبع ثالث (1408ھ) اور مقدمہ طبع رابع (1430ھ) پیش کیے گئے ہیں جن میں علامہ الصابونی نے اپنی اس کتاب کا تعارف و ترتیب سے متعلق بیان کیا ہے۔ اس کے بعد علامہ صابونی کے حالات زندگی اور علامہ عطاء الرحمن بخاری کا "علم قرآن تاریخ کے آئینہ میں" کے عنوان سے نہایت جامع اور اہم بحث علوم قرآن کی تدوین و تدریج کے متعلق ہے۔

- اس کا اسلوب یہ ہے کہ نسیم البیان شرح کے برعکس "التبیان" کا صرف ترجمہ اور اسکی شرح حواشی کی صورت میں نہایت مختصر انداز سے پیش کی گئی ہے۔

- ترجمہ، مکمل، با محاورہ اور اصل عربی متن سے قریب تر ہے۔ اس میں غالب اسلوب یہی ہے کہ الفاظ اور جملوں کے مابین پائے جانے والے ربط کو بالخصوص مد نظر رکھا گیا ہے۔ تاہم کچھ مقامات اس حوالے سے تشنہ ہیں۔ مثلاً چند مقامات پر عربی متن کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی پائی گئی ہے جیسا کہ نسخ فی القرآن کی بحث میں ایک مقام پر ترجمہ کرتے ہوئے "حدود اور احکام" دونوں الفاظ درج ہیں لیکن "التبیان" میں صرف اس جگہ "حدودہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔¹¹⁶ اسی طرح مشہور تابعی مجاہد بن جبر کا تعارف پیش کرتے ہوئے علامہ صابونی نے تحریر کیا ہے

"شیخ القراء والمفسرين بلامراء أخذ التفسير عن ابن عباس"۔¹¹⁷

"وہ بغیر کسی شک و شبہ کے امام القراء والمفسرين ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس سے علم تفسیر حاصل کیا ہے۔"۔¹¹⁸

تو اب یہاں پر (بغیر کسی شک و شبہ) کے الفاظ اصل پر زائد ہیں۔ البتہ اسلوب کے اعتبار سے دونوں کا فرق یہ ہے کہ شارح نے اس کی "فصول کی فہرست" بمع ذیل عیناً وین مزین کی ہے۔

- دیگر ائمہ کرام کے اقوال سے استدلال کرنے سے متعلق اصل متن میں درج حوالہ جات کو شارح نے حذف کیا ہے۔ جیسا کہ علم نسخ فی القرآن کی بحث میں حضرت آدم کے زمانے میں بھائی بہن کا نکاح جائز تھا لیکن بعد میں اس کا حکم یہودی مذہب میں منسوخ کر دیا گیا۔ اب اس ضمن میں عربی نسخے میں "التفسیر الکبیر" کا حوالہ موجود ہے لیکن مترجم نے حذف کیا ہے¹¹⁹۔ یہی اسلوب احادیث مبارکہ میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔¹²⁰ اگرچہ "التبیان" کی دیگر اردو تراجم و شروع میں اصل متن کے حوالہ جات اسکے مطابق ہی درج کیے گئے ہیں۔
- اگرچہ اس ترجمہ کا تعارف کراتے ہوئے سید عطاء الرحمن بخاری نے ابتداء میں "کلمات بخاری" کے تحت 10 فصول کا ذکر کیا ہے جس میں سے آخری فصل "فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فضل سور القرآن" کو حذف کیا گیا ہے لیکن اس سے قاری کی الجھن دور کرنے کے لیے یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ فصل بھی مکمل طور پر متن کے آخر تک مکتبۃ البشریٰ کی جدید ترتیب کے مطابق درج ہے۔¹²¹

• جہاں تک شارح سید عطاء الرحمن بخاری کے اسلوب کا تعلق ہے تو اس میں بہت مختصر انداز میں اکثر و بیشتر مقامات پر کبھی ماخذ و مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے اور کبھی انکے بغیر ذاتی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عصری تفاسیر کے مطالعہ کے لیے جن جن تفاسیر کو زیر مطالعہ رکھنا چاہئے اور ایسی تفاسیر جن کا مطالعہ ہمیں دیگر طویل ترین تفاسیر سے بے نیاز کر سکتا ہے، اس بارے میں مترجم نے "یتیمۃ البیان فی شیء من علوم القرآن" ¹²² سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ¹²³

مزید یہ کہ "اعجاز القرآن" کی فصل جو کہ "التبیان" کی طویل ترین فصل ہے اس میں بھی صرف آخر میں شارح نے اپنے انداز سے پوری فصل کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ پھر اس کے اختصار کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ آٹھویں فصل جو کہ "مفسرین تابعین کرام" کے بارے میں ہے اس میں کسی جگہ پر بھی حواشی کی صورت میں ان ائمہ کرام سے متعلق وضاحت نہیں کی گئی۔ ¹²⁴ نیز "التفسیر الأشاری وغرائب التفسیر" کی پوری بحث میں کہیں حواشی کا اہتمام نہیں کیا جو کہ ایک طویل ترین بحث ہے۔ ¹²⁵ البتہ اس سے آگلی بحث تفسیر بالدرایہ کے متعلق تفاسیر کا تعارف کراتے ہوئے انکی خصوصیات حواشی میں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً تفسیر "السراج المنیر" کا تعارف اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے کہ

"السراج المنیر": اس تفسیر کا پورا نام "السراج المنیر فی الاعانتہ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الجبیر" ہے، یہ علامہ شمس الدین محمد بن شربنی قاہری شافعی (متوفی: 977ھ) کی تالیف ہے، تفسیر میں اصح الاقوال، ضروری اعراب، قراءات متواترہ، اشکالات کے جوابات، آیات کے درمیان مناسبت اور فقہی مسائل ذکر کرتے ہیں، احادیث ضعیفہ و موضوعہ میں علامہ زمخشری اور علامہ بیضاوی کا تعقب بھی کرتے ہیں، یہ تفسیر نہ تو زیادہ طویل ہے اور نہ ہی مختصر، بلکہ اختصار و جامعیت کا حسین امتزاج ہے۔" ¹²⁶

اسی طرح عصر حاضر کی مشہور عربی تفاسیر ("تفسیر القرآن الکریم" معروف بہ تفسیر منار، "تفسیر المرغی"، "محاسن التاویل"، "فی ظلال القرآن"، "التفسیر الواضح"، "تفسیر الجواہر"، "تیسیر التفسیر") کا جدول پیش کرتے ہوئے شارح نے علامہ صابونی کی ان تفاسیر پر کیے گئے تبصرہ پر نقد کرتے ہوئے یہ ذاتی تاثرات دئے ہیں کہ

”مؤلف موصوف نے عصر حاضر کی جن تفاسیر کا تذکرہ فرمایا ہے انکے افکار و نظریات سے اختلاف کی بہت گنجائش ہے، بلکہ بعض مقامات پر از حد ضروری ہے، تاہم سجدہ اور دانا شخص کے لیے ان سے استفادہ کی راہیں کھلی ہوئی ہیں، عصر حاضر میں مفسرین نے قدیم طریقہء تفسیر کو چھوڑ کر ادبی، بلاغی اور اجتماعی طرز و اسلوب اختیار کیا ہے، اور جدت پسندی سے بھی بسا اوقات کئی حضرات مرعوب نظر آتے ہیں، خاص طور پر شیخ محمد عبدہ اور انکے شاگرد سید رشید رضا اور شیخ مصطفیٰ مراغی وغیرہ قرآن کریم کی تفسیر میں کسی خاص فقہی مسلک کو پیش نظر نہیں رکھتے، احادیث موضوعہ یا ضعیفہ کو بالکل جگہ نہیں دیتے، نہ مسلمات قرآن کی تعیین کرتے ہیں اور نہ مفسرین کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور نہ علوم و فنون کے اصول و قواعد کا تذکرہ کرتے ہیں، لیکن آزادانہ طرز و فکر بڑی حد تک معتزلہ سے ملتی جلتی ہے اور عقل انسانی کو مطلق العنان سمجھتے ہیں، عقائد کے باب میں صحیح حدیث کو بھی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ شیخ جوہری طنطاوی نے بھی علوم جدیدہ، فنون حاضرہ اور اسرار کونیہ کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے، جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ قرآن سائنس یا فلکیات کی کتاب ہے۔¹²⁷

- طباعت کے حوالے سے چند مقامات پر مثلاً عکرمہ بن عبد اللہ البربری کو ”البیری“، مرثیہ بن شراحیل الہمدانی، کی جگہ پر مرثیہ بن شراحیل الہمدانی، تیمیہ کو ”تیمیہ“ اور الکلیا عراسی کو ”کیا الہراسی“،¹²⁸ جیسی اغلاط موجود ہیں۔

3۔ البیان شرح التبیان فی علوم القرآن

اعلیٰ طباعت پر مشتمل یہ شرح محمد ابواسامہ زید کی کاوش ہے اور 1438ھ / نومبر 2016ء میں مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے کل صفحات 408 ہیں۔ شارح نے اس میں 11 فصول پر مشتمل ”التبیان“ کا عربی نسخہ جو کہ مکتبۃ البشیری سے طبع کیا گیا اس کو مکمل طور پر بنیاد بنایا ہے جو کہ ایک قابل تحسین پہلو ہے۔¹²⁹

تجزیہ

- اس میں کالمی صورت اختیار کرتے ہوئے دائیں طرف اصل عربی متن اور بائیں طرف ترجمہ پیش کرنا قارئین کے لیے نہایت موزوں اسلوب ہے۔ اس کے بعد ”لغات“ کے تحت مفردات اللغویہ کے معنی اور پھر مختصر انداز میں ”تشریح“ کے عنوان کے تحت اس کتاب کی شرح پیش کی ہے۔ شرح کرتے ہوئے بعض ابحاث میں اختصار اور بعض میں طوالت اختیار کی گئی ہے۔

• شارح کی طرف سے با محاورہ ترجمہ کرتے ہوئے اصل معانی اور مقاصد کا حتی الوسع احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کے ترجمہ سے یہ پہلو عیاں ہوتا ہے کہ وہ دونوں لغات سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ دونوں لغات کے اسالیب سے بھی آگاہ ہیں۔ نیز ان کے ترجمہ کی زبان نہایت سلیس ہے جس میں عمدہ الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے۔

• شرح کے لیے غالب اسلوب یہ ہے کہ تفسیری نکات سے استدلال کے لیے زیادہ تر قرآن و احادیث کو بطور ماخذ بنایا گیا ہے۔ نیز اس حوالے سے کہیں کہیں اختلافی بحث میں جمہور کی رائے بھی دی ہے۔ جیسا کہ کیا سنت بھی قرآن کا نسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ تو دونوں اختلافی آراء بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز ہے۔¹³⁰

• حوالہ جات حواشی کے تحت دئے گئے ہیں اس کے علاوہ بعض دفعہ ذاتی طور پر اہم نکات کا اضافہ بھی حواشی میں درج ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ صابونی نے امام شوقی کا یہ شعر پیش کیا ہے کہ

”جاء النبیین بالآیات فانصرت وجنتنا بکتاب غیر منصرم۔¹³¹

”یعنی دوسرے پیغمبر ایسے معجزات لائے جو (وقت کے ساتھ ساتھ) ختم ہو گئے جبکہ آپ ہمارے پاس (نہ مٹنے والی اور) نہ ختم ہونے والی کتاب لائے۔“

اسکی تشریح میں شارح کا ذاتی موقف حاشیے میں دیا گیا ہے کہ

”آیت سے مراد وہ معجزات ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی تائید و نصرت فرمایا کرتے تھے۔ اور (لفظ) ”انصرت“ سے مراد ہے کہ وہ معجزات ان انبیاء کرام کے چلے جانے سے چلے جایا کرتے تھے اور ان کی وفات سے ختم ہو جایا کرتے تھے بعد میں انکا کوئی وجود باقی نہ رہتا۔ (واللہ اعلم)۔¹³²

پھر قرآن مجید کی تیسری وجہ اعجاز بیان کرتے ہوئے حاشیہ میں لفظ ”جزالت“ کا مفہوم دیا ہے کہ

”علامہ صابونی جزالت یعنی فصاحت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جزالت الفاظ کی عظمت تعبیر کی عمدگی (الفاظ کی تراش و خراش اور بناوٹ کی قوت، اور الفاظ کے الجھاؤ کے نہ ہونے کے ساتھ) کو کہتے ہیں۔“¹³³

اسی طرح ”سبعہ اُحرف“ کی بحث میں سات قراءتوں سے متعلق تشریح کرتے ہوئے پہلے امام شاہ ولی اللہ کا موقف، پھر مولانا محمد تقی عثمانی کی رائے حواشی میں بیان کی ہے۔ امام شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ

”یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ تمام علماء اس بات پر تو متفق ہیں کہ سات حروف سے مراد مشہور سات قراءتیں نہیں ہیں اور یہ بات نہیں ہے کہ ہر حرف ان سات قراءتوں میں سے ایک قراءت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سات حروف اور سات قراءتیں ایک چیز نہیں ہیں۔ جیسا کہ سات کے لفظ سے پہلے نظر میں وہم ہوتا ہے بلکہ ان سات حروف اور سات قراءتوں میں عموم و خصوص مطلق من وجہ کی نسبت ہے اور یہ دونوں ایک میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ قراءتیں سات میں منحصر نہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن الجزری نے ”النسخت فی القراءۃ العشر“ میں اسکی تصریح کی ہے۔ البتہ سات قراءتوں کا لفظ زبان پر اس لیے مشہور ہو گیا کہ علامہ شاطبی نے انہی سات قراءتوں کو جمع کیا ہے۔“¹³⁴

”مطلب یہ ہے کہ سات قراءتوں میں سے بعض قراءتیں سات حروف میں سے ہیں۔ جیسے کہ متواتر قراءات اور بعض قراءتیں ایسی ہیں کہ جو سات حروف میں داخل نہیں۔ مثلاً سبعہ کی سزا قراءتیں یا وہ قراءتیں جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور سات حروف کے بعض اختلاف ایسے ہیں جو قراءت سبعہ میں شامل نہیں۔ مثلاً امام یعقوب، امام ابو جعفر اور امام خلف کی متواتر قراءتیں کہ یہ سات حروف میں سے ہیں مگر معروف قراءات سبعہ میں سے نہیں ہیں۔“¹³⁵

• اس شرح کی فصول میں بھی کہیں کہیں ”التبیان“ کے اصل متن میں ترمیم پائی گئی ہے۔ جیسا کہ اصل عربی نسخے کے برعکس علم تفسیر کی قسم دوم تفسیر بالدرایۃ اور قسم سوم تفسیر اشاری یا غرائب التفسیر کی بحث کو فصل ”معجزات القرآن العلمیہ“ کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے¹³⁶ جبکہ جدید عربی نسخہ میں یہ ”التفسیر والمفسرون“ میں دی گئی ہے۔¹³⁷ البتہ شارح نے تفسیر کی قسم اول التفسیر بالروایۃ کا ذکر ”التفسیر والمفسرون“ کے ساتھ ہی کیا ہے اگر اس پہلو کا بھی خیال رکھا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔¹³⁸

- ترجمہ کا معیار عمدہ اور عام فہم ہے لیکن شارح نے فصل "النسخ فی القرآن الکریم" کی بحث کے آخر میں "صل یقع النسخ فی الأخبار" کیا اخبار یعنی واقعات و قصص میں بھی نسخ واقع ہوتا ہے؟ اس ضمن میں عربی متن کو حذف کرتے ہوئے اسکا صرف ترجمہ اور شرح پیش کی ہے۔¹³⁹
- دورانِ شرح کہیں کہیں بعض نظریات پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر علوم القرآن کی فصل میں نزول وحی سے متعلق بحث میں حضرت جبریل کے بارے میں سرسید احمد خان کا نقطہ نظر بیان کیا ہے کہ "سرسید احمد خان صاحب پہلے شخص تھے، جنہوں نے علماء یہود کی پیروی میں ملائکہ اور خاص طور پر حضرت جبرائیل کا انکار کیا تھا اور اس انکار کے درپردہ نبوت کو کسبی بتلایا۔ شاید یہیں سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنی نبوت کا راستہ ہموار کیا۔ موصوف مرزا جناب سرسید سے بے حد متاثر تھے۔ اس لیے مرزا جی نے سرسید کی اس رعایت کا فائدہ اٹھا کر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ علامہ عبدالحق حقانی نے تفسیر حقانی کے مقدمہ میں صفحہ 22 سے لیکر 57 تک سرسید احمد خان کے جملہ اعتراضات اور اقوال کا نہایت تفصیل اور مدلل رد کیا ہے۔"¹⁴⁰
- دورانِ شرح بنیادی اور ثانوی دونوں طرح کے ماخذ و مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے البتہ غالب اسلوب یہ ہے کہ زیادہ تر مولانا محمد تقی عثمانی کی کتاب "علوم القرآن"، سید فضل الرحمان کی "احسن البیان"، مولانا محمد ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر "تفسیر مظہری"، تفسیر "فتح المنان معروف بہ تفسیر حقانی"، "الاتقان فی علوم القرآن"، "بائبل سے قرآن تک" مولانا خیر محمد جالندھری کی کتاب "اتار خیر" جیسی کتب سے استفادہ کیا ہے۔
- شرح میں احادیث مبارکہ کے حوالہ جات کے لیے تحقیقی منبج یکساں نہیں ہے۔ مثلاً وحی کے طریقے کی بحث میں اور جمع قرآن میں کتابت قرآن کے طریقہ سے متعلق بیان کرتے ہوئے ان مختلف اسالیب کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔¹⁴¹
- اگرچہ ہر فصل میں لغوی معنی بیان کیے ہیں لیکن انکے حوالہ جات کا ذکر شاذ و نادر ہے۔ اس کے علاوہ طباعت کے ضمن میں "جامع الأحکام"، کی بجائے "جامع الأصول" کا تحریر کرنا، کتاب "احسن البیان" کی بجائے "احسان البیان" جیسی تغلیط کا عنصر کہیں کہیں موجود ہے۔¹⁴²

اردو تلخیصات کا تجزیاتی مطالعہ

1- خلاصہ التبیان فی علوم القرآن

176 صفحات پر مشتمل مفتی عبدالمتین کی یہ کتاب پہلی دفعہ 2013ء میں مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، کراچی سے شائع ہوئی۔ یہ کل 11 فصول پر مبنی ہے۔ کتاب کے بارے میں صاحب کتاب کا ذاتی بیان یہ ہے کہ ”اس خلاصہ میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ علوم القرآن کے متعلق مباحث میں اتنا اختصار نہ ہو کہ مقصد فوت ہو جائے، اور نہ ہی اتنا طویل جو کم ہمتوں کو اکتادے۔ مجموعی طور پر یہ خلاصہ مرہون منت ہے مترجم مولانا ابراہیم فیضی صاحب کا جنہوں نے ترجمہ کی خدمات انجام دیں اور مولانا محمد آصف نسیم دامت فیوضہم کی کتاب ”نسیم البیان“ کا جنہوں نے ”التبیان“ کے ساتھ اکابر علماء کی عبارات بھی شامل کیں۔“¹⁴³

تجزیہ

• کتاب کا اسلوب تحریر نہایت سادہ اور رواں ہے۔ موصوف نے زیادہ تر صرف اصل عربی متن کی تلخیص ہی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ کہیں وضاحت کرنی ہو تو ”فائدہ“ کے تحت درج کرتے ہیں۔ جیسا کہ تابعین مفسرین کا تعارف کراتے ہوئے مفسر تابعی عطاء بن ابی رباح کا مقام و مرتبہ ”فائدہ“ کی سرخی کے تحت مفتی تقی عثمانی کی قول کی روشنی میں بغیر حوالے کے یوں پیش کیا ہے۔

”عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، عطاء بن السائب اور عطاء الخراسانی رحمہم اللہ۔ پہلے دو بزرگ بالاتفاق ثقہ ہیں اور دوسرے دو کے بارے میں کچھ کلام ہے۔ لیکن کتابوں میں جب صرف ”عطاء“ نام ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد عطاء بن ابی رباح ہی ہوتے ہیں۔“¹⁴⁴

اس کے علاوہ بعض دفعہ کسی بحث کا خلاصہ بھی اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں مثلاً نسخ کی بحث میں کہ کیا سماوی شراعی میں نسخ ہوتا ہے؟ یا نہیں اس بارے میں موصوف کا کہنا یہ ہے کہ

”خلاصہ یہ ہے کہ نسخ پہلے شریعتوں میں بھی رہی اور قرآن کریم میں بھی، کیونکہ نسخ کمال قدرت کی دلیل ہے نہ کہ عجز و جہل کی،“¹⁴⁵

- اگرچہ تلخیص کا اصول یہ ہوتا ہے کہ اسکے لیے اصل متن کی ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے لیکن موصوف نے اس کی فصول میں ترمیم کرتے ہوئے "التبیان" کے اصل عربی نسخوں کی ترتیب میں سے کسی ایک کو بھی مکمل طور پر بنیاد نہیں بنایا۔ جیسا کہ "معجزات القرآن العلمیہ" اور "فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فصل سور القرآن" کو ایک فصل کے تحت جمع کیا گیا ہے۔ پھر اس بارے میں خود ان کا ذاتی اعتراف ہے کہ "تاکہ مضامین آپس میں مربوط رہیں، فصل سابع اعجاز القرآن اور فصل ثامن معجزات القرآن العلمی کو تفاسیر کے تعارف کے بعد لکھا گیا ہے۔ اسی طرح "اہل صرفہ" کے اعتراض کا جواب بعد میں تھا اس کو "اہل صرفہ" کے مذہب کیساتھ لکھ دیا گیا ہے۔" 146 جبکہ پہلے عربی متن میں یہ دونوں امحاث اسی ترتیب پر موجود ہیں۔ 147
- طباعت کے معیار کے لحاظ سے بعض جگہ پر جیسے "تھوڑا تھوڑا"، "تھوڑا تھوڑا"، "مفردات" کی جگہ "مفردات" تحریر کیا گیا ہے۔ 148
- حواشی کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ البتہ آیات و احادیث اور دیگر ماخذ کو صرف متن کتاب کے ساتھ ملحق کیا ہے۔
- ماخذ و مصادر کے حوالہ جات کا تحقیقی اسلوب یکساں نہیں ہے۔ جیسا کہ آیات مبارکہ، احادیث مبارکہ اور تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے حوالہ جات کا اسلوب متفرق ہے۔ 149

2۔ خلاصہ التبیان فی علوم القرآن

زیر نظر کتاب مولانا عبید الرحمن صاحب کی کاوش ہے جو کہ دراصل "التبیان" کی تلخیص ہے۔ 216 صفحات پر مشتمل یہ چھوٹی تقطیع پر مبنی نسخہ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور سے طبع ہوا جس کا سن اشاعت نامعلوم ہے اور اسکی کل فصول کی تعداد 10 ہے جس میں سے گیارہویں فصل "تباہین مفسرین"، کو "تفسیر اور مفسرین" کی بحث کے ساتھ ہی ضم کر دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے ہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ موصوف نے موضوعات کے لحاظ سے جدید عربی متن مکتبۃ البشریٰ¹⁵⁰ کو بنیاد بنایا ہے البتہ بعض فصول کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر¹⁵¹ کے لحاظ سے دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت سے 1970ء میں شائع کردہ پہلی طباعت کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ 152

تجزیہ

• کتاب ہذا کی زبان سہل اور نہایت عام فہم ہے۔ البتہ تلخیص کا ایک اصول یہ ہوتا ہے کہ واقعات یا ابواب کی ترتیب وہی چاہیے جو اصل متن میں ہو لیکن موصوف نے اس بات کا اہتمام بعض مقامات پر نہیں کیا۔ جیسا کہ اس حوالے سے چند فصول کو ضم کر دیا گیا ہے۔

• پھر تلخیص کا یہ اصول ہوتا ہے کہ خلاصہ عموماً ان دو اقسام معلوماتی اور وضاحتی خلاصہ میں سے کسی ایک کے مطابق ہو۔ موصوف نے اس ضمن میں معلوماتی خلاصہ کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ بہت سے مقامات پر انہوں نے ذاتی رائے کا اہتمام "غرض"، "فائدہ"، یا "نوٹ" کے تحت کیا ہے۔ مثلاً اعجاز القرآن کی بحث میں سے اسلوب قرآن کے خصائص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ارشاد خداوندی سورۃ البقرہ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَاۤٔولِ الْاٰلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" 153 کی آیت کے تحت نوٹ میں لکھا ہے کہ

"قاتل سے قصاص لینا اہل عرب میں بڑی قابل تعریف بات تھی اور اسکے فوائد ظاہر کرنے کیلئے عربی میں مقولے مشہور تھے۔ مثلاً

القتل احیاء للجمیع 1- (قتل سب کے لیے زندگی ہے)۔ 2- قتل البعض احیاء للجمیع (بعض کا قتل باقی لوگوں کے لیے زندگی کا سامان ہے)۔ 3- اکثروا القتل یقل القتل (قتل زیادہ کرو تا کہ قتل کم ہو جائیں)۔ 4- القتل انفی للقتل (قتل قتلو غارت کو ختم کر دیتا ہے)۔ ان جملوں کو ایسی شہرت حاصل تھی یہ زبان زد عام تھے اور فصیح سمجھے جاتے تھے۔ قرآن نے بھی اس کو ادا فرمایا مگر دیکھیں کس شان اور نرالے انداز سے۔ ارشاد ہوا "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ" اس جملے کے اختصار، جامعیت، شوکت اور معنویت کو جس پہلو سے دیکھیے بلاغت کا معجزہ شاہکار معلوم ہوتا ہے۔ اور گذشتہ تمام جملے اس کے آگے سرختم تسلیم کئے ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس جملے کی بلاغت پر عقل دنگ رہ جاتی ہے اس قدر اختصار اور بے شمار معانی سے مالا مال یہ کلام مذکورہ بالا تمام تعبیرات اور مقولوں سے عمدہ اور بہتر ہے۔" 154

"نوٹ ہر قصاص میں حیوۃ ہے بخلاف قتل کے کہ ہر قتل قتل کو نہیں مٹاتا بلکہ قتل ناحق تو اور قتل کی ترغیب دیتا ہے اس لیے انسانی کلام بظاہر غلط غلط اور قرآنی الفاظ ظاہر و باطن طور پر فصیح ہیں۔" 155

اسی طرح علم اسباب نزول کے تحت لکھا ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا نہ کہ سببِ خصوص کا تو اس ضمن میں "فائدہ" کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ

”بعض متنورین (روشن خیال)

کا قرآن کو سائنسیاتی سمجھنا یعنی سائنسیاتی تفسیر قیاسی مقاصد و خیالیہیں تو یہ قرآن کیا لکھ لیتے تھے جو بے حرمیت سے قرآن سہواً بجز اور راکٹوں کی صنعت کے لیے نازل ہوا اور نہایت تعلیم مقصد رسالت ہے بلکہ مقصدِ وحی اور غرض رسالت تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ نفس ہے۔ مثلاً ”وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ“¹⁵⁶ جیسی آیات پر جہازوں کی صنعت پر بحث شروع کر دینا کہ کشتیاں اور ہوائی جہاز کس طرح تیار کیے جاتے ہیں اس کے کیا طریقے اور اصول ہیں۔ ایسی تفاسیر تفسیر نہیں بلکہ تحریف کہلائیں گی،¹⁵⁷۔

• کچھ مقامات ایسے بھی ہیں جہاں دورانِ بحث ”التبیان“ کی عربی عبارت میں رد و بدل کیا ہے مثلاً پہلی فصل میں موجود ”اسماء القرآن کا تذکرہ“ بعد میں اور قرآن کی وجہ تسمیہ کو پہلے بیان کیا ہے جو کہ اصل متن¹⁵⁸ کے برعکس ہے۔¹⁵⁹

• ”التبیان“ میں بعض اوقات ماخذ و مصادر حواشی میں دیئے ہیں لیکن مولانا صاحب نے اس چیز کا اہتمام نہیں کیا۔ اسکے علاوہ اگرچہ کتاب کی طباعت قدرے بہتر ہے لیکن کہیں کہیں جیسا کہ معاوضہ کی بجائے معارضہ، ”حضرت علی بن ابی طالب“ کی بجائے ”حضرت علی بن طالب“، ”تفسیر بالرأے کو تفسیر بالرأے“، ”اجزائے بدنیہ“ کو ”اجزائے بدینہ“، ذرہ کو ”ذرا“، تحریر کرنے کی تغلیط پائی گئی ہے¹⁶⁰۔

خلاصہ بحث

اگرچہ مجموعی جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر صاحبِ کتاب نے اپنی طرف سے ”التبیان فی علوم القرآن“ کی پیچیدہ تعبیرات کو حتی الوسع سہل کرنے کے حوالے سے عمدہ مساعی جملہ کی ہے لیکن ”البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن“ اور مولانا سیف الدین کا ترجمہ نسبتاً دیگر تراجم و شروع کے زیادہ قابلِ ستائش ہے۔ اسکے علاوہ مولانا محمد سجاد کے ترجمہ میں ”التبیان“ کے دئے گئے مکمل عربی متن پر اعراب لگانا ایک خاصہ عرقریزی کا کام ہے جسکو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ ان تراجم و شروع اور تلخیصات کی مدد سے ادبی و اجتماعی اسلوب و انداز اختیار کرتے ہوئے

صرف عرب ممالک میں ہی نہیں عجم میں بھی طہرانہ طرز فکر اور ان کے وساوس و شکوک کے عمدہ جوابات دئے جاسکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ تدریجاً دیگر معروف تالیفات کے لیے بھی ایسی اردو زبان کی کاوشوں کو جاری و ساری رکھا جائے تاکہ اہل عرب اور اہل عجم کی علمی آراء کا اختلاط ہو سکے۔

حوالہ جات و حواشی

¹ محمد علی ایازی، المفسرون حیاتہم ومنہجہم (بیروت: وزیر الثقافة و الإرشاد الاسلامیة، 1414ھ)، ص 407۔
Mūḥammad ‘Ali Āyyāzy, Ālmūfasirūwn Ḥāyatahūm WA Manhajahūm (Berūwt: Wazārālī Taqāfaī WA āl Iršād āl Islām, 1414 A.H), 407.

² عصام أحمد عرسان شحادة، الصابوني ومنهجه في التفسير من خلال كتابه في صفوة التفاسير (نابلس: جامعة النجاح الوطنية كمية الدراسات العليا، 2013ء)، ص 8-10.

‘iṣām Aḥmd ‘Arsān Ṣahādaī, āl Sābūwny WA Manhajahū FY āl Tafsyr min Ḥilāl kitābihi fi Ṣafwaī āl Tafāsyir (Nāblas: Ġāmi‘at āl Naḡāḥ āl Waṭaniyyat āl Dirāsat āl ‘ūlyā, 2013), 810.

³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزيع، ط 1 1970ء).

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Išā‘at liṭabā‘t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970).

⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1 1431ھ / 2010ء)۔
Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaī āl Būṣrā, ad 1, 2010)۔

⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)۔
Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Piṣāwar: āl Maktabaī āl Ḥaqāniyyat, ad 2, 1981)۔

⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 16۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlānā Mūhammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmābād -2, ad1, 2005), 16-

⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 16۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ebād -2, ad1, 2005), 16-

⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 17-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ebād -2, ad1, 2005), 17-

⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 34؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 42-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyya'ī, ad 2, 1981), 34; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 42-

¹⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 59-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ebād -2, ad1, 2005), 59-

¹¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 36؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 44-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyya'ī, ad 2, 1981), 36; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 44-

¹² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 62-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ebād -2, ad1, 2005), 62-

¹³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 34؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 42-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyya'ī, ad 2, 1981), 34; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 42-

¹⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 60۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ibād -2, ad1, 2005), 60-

¹⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ المحتفائیہ، ط 2، 1981ء)، ص 212؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 238۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyya't, ad 2, 1981), 212; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 238-

¹⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 285۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ibād -2, ad1, 2005), 285-

¹⁷ البقرہ: 2-219-

āl Baqarā'ī 2: 219-

¹⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ المحتفائیہ، ط 2، 1981ء)، ص 36؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 44۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyya't, ad 2, 1981), 36; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 44-

¹⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 62۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ibād -2, ad1, 2005), 62-

²⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 285، 286۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ibād -2, ad1, 2005), 285, 286-

21 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 212؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 238۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba' āl Ḥaqāniyya', ad 2, 1981), 212; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 238-

22 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 47؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 57۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba' āl Ḥaqāniyya', ad 2, 1981), 47; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 57-

23 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 78۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzimā'ābād -2, ad1, 2005), 78-

24 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 59۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzimā'ābād -2, ad1, 2005), 59-

25 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 20۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzimā'ābād -2, ad1, 2005), 20-

26 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2-ط 1، مئی 2005ء)، ص 20۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlānā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzimā'ābād -2, ad1, 2005), 20-

27 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 22-23۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūḥammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ābād -2, ad1, 2005), 22,23-

28 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ المحتانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 49؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 59۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ā āl Ḥaqāniyya't, ad 2, 1981), 49; Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Naṣar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 59-

29 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 80۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūḥammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ābād -2, ad1, 2005), 80-

30 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ المحتانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 31؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 47۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ā āl Ḥaqāniyya't, ad 2, 1981), 31; Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūḥammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ābād -2, ad1, 2005), 47-

31 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 76۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūḥammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ābād -2, ad1, 2005), 76-

32 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 294۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūḥammad Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzīmā'ābād -2, ad1, 2005), 294-

³³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 232؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأثر شاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 259۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba' āl Haqāniyya', ad 2, 1981), 232; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 259.

³⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 215-270۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, translated by Maūwlanā Mūhammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāzimā'bād -2, ad1, 2005), 215-270.

³⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba' āl Haqāniyya', ad 2, 1981).

³⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 130۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY 'ulūwm āl Qūrā'n, Zafar Iqbāl Kūlyār, Trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 130.

³⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 146۔

Zafar Iqbāl Kūlyār, Trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 146.

³⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 209۔

208-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY 'ulūwm āl Qūrā'n, Zafar Iqbāl Kūlyār, Trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 208,209.

³⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 149۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY 'ulūwm āl Qūrā'n, Zafar Iqbāl Kūlyār, Trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 149.

⁴⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 72، 73۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY 'ulūwm āl Qūrā'n, Zafar Iqbāl Kūlyār, trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 72,73-

⁴¹ النمل: 16: 27-

Namal 16: 27-

⁴² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 175؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالآرٹس و لٹریچر و النشر والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 197۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktabaā āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981), 175; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Išā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy, ad 1, 1970), 197-

⁴³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلپار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 266، 265۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān, Zafar Iqbāl Kūlyār, trans, 'ulūwm āl Qūrān (Lāhore: Ḍiyā' āl Qūrān Publications, 2006), 265, 266-

⁴⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 136۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktabaā āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981), 136-

⁴⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلپار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 204، 205۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān, Zafar Iqbāl Kūlyār, trans, 'ulūwm āl Qūrān (Lāhore: Ḍiyā' āl Qūrān Publications, 2006), 204, 205.

⁴⁶ یہ اہل تشیع کا ایک فرقہ ہے جن کا یہ گمان ہے کہ حضرت علیؑ بادلوں میں ہیں اور بجلی کی کڑک کی تفسیر وہ یوں کرتے ہیں کہ یہ حضرت علیؑ کی آواز ہے اور (آسمانی) بجلی دراصل حضرت علیؑ کے کوڑے کی چمک ہے یا ان کی مسکراہٹ ہے اور جب ان میں سے کوئی بجلی کی کڑک کی آواز سنتا ہے تو کہتا ہے کہ ”آپ ﷺ پر سلام ہو، اے امیر المؤمنین“۔

محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران و تاجران کتب، 2005ء)، ص 560۔

Mūhammad Āšif Nasīym Ḡhang Šihry, Nasīym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāšīrān wa Tājirān Kūtūb, 2005), 560.

⁴⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلپار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 272، 273۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktabaā āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981), 180-182; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān, Zafar Iqbāl Kūlyār, trans, 'ulūwm āl Qūrān (Lāhore: Ḍiyā' āl Qūrān Publications, 2006), 272, 273-

⁴⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلپار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 265، 266۔

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Zafar Iqbāl Kūlyār, trans, 'ulūwm āl Qūrā'n (Lāhore: Diyā' āl Qūrān Publications, 2006), 189, 265-

⁴⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 202-204-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981), 180-182; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 202-204-

⁵⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دارالاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 252-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Translated by Maūwlanā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Iṣā'at, July 2010), 252-

⁵¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)، ص 184؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 206-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktaba'ī āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981), 184; Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 206-

⁵² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دارالاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 252-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Translated by Maūwlanā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Iṣā'at, July 2010), 254-

⁵³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دارالاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 236-239-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Translated by Maūwlanā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Iṣā'at, July 2010), 236-239-

⁵⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 233-271-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n (Berūwt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 233-271-

⁵⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دارالاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 217-281-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Translated by Maūwlanā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Iṣā'at, July 2010), 217-281-

⁵⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دارالاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 249، 279، 282، 183، 188، 235-

Mūahmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrā'n, Translated by Maūwlanā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Iṣā'at, July 2010), 183, 188, 235, 249, 279, 281-

⁵⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n (Pišāwar: āl Maktabā' āl Ḥaqāniyyā, ad 2, 1981).

⁵⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 30۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 30.

⁵⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 133۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 133.

⁶⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 162۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 162.

⁶¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 183۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 183.

⁶² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 197۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 197.

⁶³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 112۔

Mūaḥammad 'Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr'ān kā Bayān (Lāhore: Maktabā' Ā'lā Ḥaḍrat, June 2016), 112.

⁶⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص

16-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 16-

⁶⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)،

ص 44-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 44-

⁶⁶ التوبہ 9: 113-

āl Tawbaṭ 9: 113-

⁶⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ المحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 26، 27؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن

(بیروت: دار الأرشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 32، 33-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktabaṭ āl Ḥaqāniyyaṭ, ad 2, 1981), 26, 27; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Iṣā‘at liṭabaṭ t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 32,33-

⁶⁸ السیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن - المحقق محمد أبو الفضل إبراهيم (مصر: الهيئة المصرية

العامه للكتاب، 1974ء) 117/1-

āl Sayūwty, ‘Abdūl Raḥmān bin Ābi Bakr, āl Itqān fy Ulūwm āl Qūr’ān, edited by Mūhammad Ābūw āl Faḍal Ibrihiym (Egypt: āl Hai’at āl Miṣriyyaṭ āl ‘Āmaṭ lil Kitāb, 1974), 117/4-

⁶⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)،

ص 44-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 44-

⁷⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)،

ص 57-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 57-

⁷¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون

2016ء)، ص 70-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddīyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 70-72 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)۔

ص 68-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddīyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 68-73 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)۔

ص 65-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddīyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 65-74 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقیقیہ، ط 2، 1981ء)۔ ص 75-76

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddīyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 75, 76-

75 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)۔

ص 140, 114, 103, 78-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddīyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūr’ān kā Bayān (Lāhore: Maktabaṭ Ā’lā Ḥaḍrat, June 2016), 78, 103, 114, 140-

76 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)۔

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010)-

77 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 111-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 111-

78 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 31-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 31-

79 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)، 41-38؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن،

مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 71-64, 24-

Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 38-41; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 24, 64-71-

- 80 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 51 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 51-
- 81 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 119.
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 119.
- 82 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 116، 119.
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 116, 119.
- 83 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 30، 59، 101، 120.
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 30, 59, 101, 120.
- 84 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 25، 54، 193؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 42، 64، 71 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n (Karāchi: Maktaba‘ āl Būšrā, ad 1, 2010), 25, 54, 193; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 42, 64, 71-
- 85 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 226.
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n (Karāchi: Maktaba‘ āl Būšrā, ad 1, 2010), 226.
- 86 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 379 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 379-
- 87 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 286 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 286-
- 88 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 291 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 291-
- 89 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 307 -
 Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ūlūwm āl Qūrā‘n, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktaba‘ Rahāniyyah, nd), 307-
- 90 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 11.

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 11.

⁹¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 17۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 307-

⁹² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 77۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 77-

⁹³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 111۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 111-

⁹⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 223۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 223.

⁹⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 374۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 374.

⁹⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 82۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 82.

⁹⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 141۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 141-

⁹⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 82؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 141۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 82; Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 141.

⁹⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 16۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 16-

¹⁰⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 26۔

Mūaḥmmad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlanā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 26-

- ¹⁰¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 180، 185، 302، 322، 26، 37، 41، 107، 142۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, ā l Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlānā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 26, 37, 41, 107, 142, 180, 185, 302, 322.
- ¹⁰² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 375۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlānā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 375.
- ¹⁰³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 83، 93، 283۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlānā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 83, 93, 283-
- ¹⁰⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 259۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Iṣā‘at liṭabā‘t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 259.
- ¹⁰⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 129؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 133۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Piṣāwar: āl Maktabaṭ āl Ḥaqāniyyaṭ, ad 2, 1981), 129; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Iṣā‘at liṭabā‘t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 133.
- ¹⁰⁶ محمد علی الصابونی، التبیان، مترجم اختر فتح پوری (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 179۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, trans Aḥtar Fatīhpūwry, (Lāhore: Maktabaṭ Rahmāniyyah, nd), 179.
- ¹⁰⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س، ن)، ص 250۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Maūwlānā Mūhammad Saḡḡād (Lāhore: Maktabaṭ Rahāniyyah, nd), 250.
- ¹⁰⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبہ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 202-204۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Piṣāwar: āl Maktabaṭ āl Ḥaqāniyyaṭ, ad 2, 1981), 180-182; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Iṣā‘at liṭabā‘t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 202-204-
- ¹⁰⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 259۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Iṣā‘at liṭabā‘t wa āl Naṣar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 259.

- ¹¹⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 232.
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktabaṭ āl Ḥaqāniyyāṭ, ad 2, 1981), 232.
- ¹¹¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران و تاجران کتب، 2005ء)، ص 270.
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Mūḥammad Āṣif Nasīym Ḡhang Ṣihry, Nasīym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāšīrān wa Tājīrn Kūtūb, 2005), 270.
- ¹¹² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران و تاجران کتب، 2005ء)، ص 176، 26.
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Mūḥammad Āṣif Nasīym Ḡhang Ṣihry, Nasīym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāšīrān wa Tājīrn Kūtūb, 2005), 26, 176.
- ¹¹³ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران و تاجران کتب، 2005ء)، ص 239.
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Mūḥammad Āṣif Nasīym Ḡhang Ṣihry, Nasīym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāšīrān wa Tājīrn Kūtūb, 2005), 239.
- ¹¹⁴ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء).
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010).
- ¹¹⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبۃ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 11۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’an Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 11-
- ¹¹⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبۃ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 25؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، پاکستان، ط 1، 2010ء)، ص 66.
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’an Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 25; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 66.

- 117 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، 144۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 144-
- 118 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 226۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 226-
- 119 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، 128۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 128.
- 120 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 70؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 131۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 70; Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 131.
- 121 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 31۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 31.
- 122 محمد یوسف البسوری، یتیمۃ البیان فی شیء من علوم القرآن (کراچی: مجلس الدعوة و التحقیق الاسلامی، 1995ء)۔
- Mūhammad Yūwsūf āl Banūwri, Yatīyatūl Bayān fy Ṣayin min Ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Majlas āl Tahqīyq āl Islāmi, 1995).
- 123 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 223، 224۔
- Mūaḥammad ‘Ali āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Ṣaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Aṭā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Ṣarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 223, 224.
- 124 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ط 1، جنوری 2013ء)، ص 225-237۔

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Šaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Atā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 225-237.

¹²⁵ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 190-210.

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Šaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Atā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 190-210.

¹²⁶ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 219.

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Šaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Atā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 219.

¹²⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 223.

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Šaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Atā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 223.

¹²⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمن بخاری، المعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 212، 220، 227، 236.

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy ‘ulūwm āl Qūrān, translated by Šaiḥ Wali Ḥan āl Mūzaffar, interpret by Sayyad ‘Atā’ullāh Būḥāri, āl Lū’ān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaṭ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 212, 220, 227, 236.

¹²⁹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء).

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyān FY ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010).

¹³⁰ محمد ابواسامہ زید، البیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 136.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabaṭ Rašydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 136.

¹³¹ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 8

Mūahmmad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktabaṭ āl Būšrā, ad 1, 2010), 8.

¹³² محمد ابواسامہ زید، البیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 9.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 9.

¹³³ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 233.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 233.

¹³⁴ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 397.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 397.

¹³⁵ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 397.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 397.

¹³⁶ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 293-260.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 260-293.

¹³⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشری، ط 1، 2010ء)، ص 142-100.

Mūhammad 'Ali āl Šabūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrā'n (Karāchi: Maktaba' āl Būšrā, ad 1, 2010), 100-142.

¹³⁸ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 159-145.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 145-159.

¹³⁹ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 137-135.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 135-137.

¹⁴⁰ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 28، 27.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 27, 28.

¹⁴¹ محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 99.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 99.

¹⁴² محمد ابواسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 262، 129، 24.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr'ān (Lāhore: Maktaba' Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 24, 129, 262.

¹⁴³ مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 18-17.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 17,18.

¹⁴⁴ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 90.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 90.

¹⁴⁵ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 72.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 72.

¹⁴⁶ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 18.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 18.

¹⁴⁷ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1، 1970ء)، ص 101، 102؛ مفتی

عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 85-156.

Mūhmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrān (Pišāwar: āl Maktaba' āl Ḥaqāniyya', ad 2, 1981), 101, 102; Mūhmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyān fy 'ulūwm āl Qūrān (Berūt: Dār āl Iṣā'at liṭabā't wa āl Našar wa āl Tawzy', ad 1, 1970), 85-156.

¹⁴⁸ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 56، 57، 64، 161.

53, 52, 49, 7

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 7, 49, 52, 53, 56, 57, 64, 161.

¹⁴⁹ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 58، 72، 98، 99.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 58, 72, 98, 99.

¹⁵⁰ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ البشری، ط 1، 2010ء).

Mūhmmad 'Ali āl Šābūwny, āl Tibyānfy 'ulūwm āl Qūrān (Karāchi: Maktaba' āl Būšrā, ad 1, 2010).

¹⁵¹ مفتی عبدالمتمین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط 1، 2013ء)، ص 259.

Mūfti Abdūl Matiyūn, Hūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr'ān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 259.

موصوف نے اصل عربی نسخہ کی ترتیب کے مطابق ”تفسیر و مفسرین“ اور ”متابعین مفسرین“ کی احکامات کو یکے بعد دیگرے بیان کیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں فرق یہ ہے کہ علامہ صابونی کے پہلے نسخے کے برعکس اس میں پہلی فصل کو دوسری فصل کے ساتھ ہی ملحق کر دیا ہے۔ اس کے بعد

”عجاز القرآن“ اور ”معجزات القرآن العلمیہ“ کی فصول بھی اسی عربی نسخے کی ترتیب کے مطابق ہیں۔ ”قرآن مجید کا سات حروف پراثرنا اور مشہور قراءتیں“ کے نام سے یہ بحث بھی اصل عربی متن یعنی ”التبیان“ کی پہلی طباعت کے موافق آخر میں درج ہے۔

¹⁵² محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1970ء)۔

Mūaḥammad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Išā‘at liṭabā‘t wa āl Našar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 85-156.

¹⁵³ البقرہ 2: 179.

āl Baqarā 2: 179.

¹⁵⁴ مولانا عبید الرحمن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن)، ص 153.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḥūlāṣā‘ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 153.

¹⁵⁵ مولانا عبید الرحمن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن)، ص 153.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḥūlāṣā‘ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 153.

¹⁵⁶ ابراہیم 14: 32.

Ibrāhiym 14: 32.

¹⁵⁷ مولانا عبید الرحمن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن)، ص 150.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḥūlāṣā‘ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 150.

¹⁵⁸ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعة والنشر والتوزیع، ط 1

1970ء)، ص 13.

Mūaḥammad ‘Ali āl Šābūwny, āl Tibyānfy ‘ulūwm āl Qūrān (Berūwt: Dār āl Išā‘at liṭabā‘t wa āl Našar wa āl Tawzy’, ad 1, 1970), 13.

¹⁵⁹ مولانا عبید الرحمن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن)، ص 24.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḥūlāṣā‘ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 24.

¹⁶⁰ مولانا عبید الرحمن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن)، ص 62، 115، 142، 148، 163، 188.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḥūlāṣā‘ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūr’ān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 62, 115, 142, 148, 163, 188.